www.urduchannel.in

# اردو علمِ عروض

عبدالصمد صارم الازہری

اردو چینل
www.urduchannel.in

مکتبہ معین الادب اردو بازار ——— لاہور

www.urduchannel.in

سید فرحان حیدر
نقوی

# اُردو علمِ عروض

عبدالصمد صارم الازہری

مکتبہ معین الادب

اُردو بازار —— لاہور

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جملہ حقوق محفوظ

تاریخ اشاعت ———— نومبر ۱۹۹۱ء

تعداد ———— ۱۰۰۰

ناشر ———— مکتبہ معین الادب
اردو بازار لاہور

مطبع ———— شاہ اینڈ سنز یوسس پرنٹرز لاہور

قیمت ————
[redacted] روپے
2001-

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ علمِ عروض بھاری بھرکم عربی اصطلاحات کی وجہ سے غیر عربی داں حضرات کے لیے دشوار تھا، اس لیے مختلف حضرات نے اسے اردو داں طبقے کے لیے آسان بنانے کی کوشش کی مگر بارآور نہ ہوسکی۔ بفضلہٖ تعالیٰ میں نے اِس فن کو آسان کردیا ہے۔

عبد الصمد صارم الازہری

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# عِلم عروض و قافیہ

عِلم عروض و قافیہ وہ فن ہے، جس کے ذریعہ اشعار کے اوزان و قوافی کی صحت و عدم صحت معلوم کی جاسکتی ہے۔ اس فن کا موجد خلیل بن احمد بصری ہے اس نے مکہ شریف میں دعا کی تھی کہ مجھ سے کوئی علم ایجاد ہو جائے۔ مکہ کو عروض بھی کہتے ہیں۔ اِس لیے اُس نے اس علم کا نام عروض رکھا۔ کہتے ہیں۔ وہ بصرے میں ٹھٹیروں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس نے کھٹ کھٹ کی آواز سے فَعُلُن فَعُلُن وزن نکالا اور پھر یہ فن ترتیب دیا۔ بعض علماء نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ شعر کو اِس فن پر عرض کیا جاتا ہے (پیش کیا جاتا ہے) اس لیے اِسے علم عروض کہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ پہلے مصرعہ کے آخری جزو کو عروض کہتے ہیں۔ اور اس فن میں اس سے بحث کی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ نام قرار پایا۔

خلیل پہلی صدی ہجری میں ہوا ہے لیکن عربی شاعری اسلام سے پہلے زوروں پر تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم عروض کو شاعری میں چنداں دخل نہیں ہے صرف ذوق سلیم کافی ہے۔

**شعر:** شعر وہ کلام موزوں ہے جس میں کوئی حسین معنی ہو ورنہ وہ صرف کلام موزوں کہلانے کا مستحق ہے۔ بغیر حُسنِ معنی کے شعر کا اطلاق اس پر درست نہیں۔ عروضی کہتے ہیں ایسا کلام جس میں وزن و قافیہ کا قصد کیا گیا ہو شعر ہے۔ اربابِ اَدب اِس کے ساتھ لطیف خیال یا حسین محاکات کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

شعر شعور سے نِکلا ہے۔ جس کے معنی احساس کے ہیں۔ چونکہ شاعر کِسی حسین معنی، دِل کش منظر یا کِسی لطیف خیال سے متاثر ہو کر نغمہ سرا ہوتا ہے۔ لہٰذا شعوریت کے ہونے کی وجہ سے اسے شعر کہنے لگے۔ اہلِ عرب، شعر کو بیت (گھر) سے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



تعبیر کرتے ہیں، اسی لیے انہوں نے اس کے دو مصرعے (دو کواڑ) قرار دیے ہیں، وتد، سبب، فاصلہ کی اصطلاحات بھی اسی بناء پر ہیں، وتد، میخ، سبب، رسی اور فاصلہ ستون کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ کمبل کے گھروں (خیموں) میں رہتے تھے۔ اور وہ میخوں، رسیوں اور ستونوں سے باندھے جاتے تھے لہٰذا اشعار اور اجزائے شعر کے لیے انہوں نے اِن جیسی اصطلاحات مقرر کیں۔

جس طرح موسیقی میں آواز کے اُتار چڑھاؤ سے راگ اور آلاتِ موسیقی پر خاص تناسب سے ضرب لگانے سے صدائے ساز پیدا ہوتی ہے، اسی طرح متحرک و ساکن حروف کے مخصوص انداز میں جمع ہو جانے سے وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ خلیل نے اِن اوزان کے منضبط کرنے کے لیے چند خاص حروف انتخاب کیے اور تمام اشعار کو پندرہ بحروں میں محدود کر دیا۔ بعد میں اخفش نے ایک اور بحر کا اضافہ کیا۔ پھر اہلِ فارس نے مزید تین بحریں ایجاد کیں اور اضافے بھی ہوتے رہے۔ بہرحال، شعر کے لیے وزن ضروری ہے، قافیہ ضروری نہیں البتہ اس کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔

## اجزائے شعر

پہلے مصرعے کے سب سے پہلے جزو کو صدر اور سب سے آخری کو پشت اور دوسرے مصرعے کے پہلے جزو کو اوّل اور سب سے آخر جزو کو آخر کہتے ہیں۔

## بحریں

کسی شعر کے متحرک و ساکن حروف کی محدود تعداد اور اُن کی خاص ترتیب کو شعر کے وزن یا لَے (بحر) سے تعبیر کرتے ہیں۔ جن الفاظ سے ضبط کیا جاتا ہے انہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



ارکانِ شعر کہتے ہیں۔ یہ ارکان کل دس ہیں۔ دو پنج حرفی اور آٹھ ہفت حرفی۔
(۱) تُنتُن تُن (۲) تُن تُنتُن (۳) تُنتُن تَن تُن (۴) تَن تُن تُنتُن
(۵) تَن تُنتُن تُن (۶) تانِ تَن تُن (۷) تُن تُن تانِ (۸) تُنتُن تانِ تُن۔
(۹) تُنتُن تُنتُن تُنتُن (۱۰) تُنتُنتُن تُنتُن۔

ارکانِ مذکورہ کو غور سے دیکھو پنج حرفی ارکان دو جزو سے مرکب ہیں یعنی تُنتُن تُن اور تُن تُنتُن سے اور ہفت حرفی دو یا تین اجزاء سے مرکب ہیں جیسے تُنتُنتُن تُنتُن اور تُنتُن تُن تُن۔

ان اجزاء کے نام اور تعریفیں حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ دوحرفی ساکن: جس میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو جیسے تُن یا پر، تر، سر، در، وغیرہ۔

۲۔ دوحرفی متحرک: جس میں دونوں حرف متحرک ہوں جیسے تُنَ (نونِ متحرک کیساتھ) یا "درِ تو" میں دَرِ، راء کے زیر کے ساتھ۔

۳۔ سہ حرفی ساکن: جس میں پہلے دو حرف متحرک ہوں اور تیسرا حرف ساکن ہو جیسے تُنتُن یا جیسے مرد، حسد، سمن

۴۔ سہ حرفی متحرک: جس میں پہلا اور تیسرا حرف متحرک ہو اور بیچ کا حرف ساکن ہو۔ جیسے تانِ (نونِ متحرک کیساتھ) یا "دردِ دل" میں دال کے زیر کے ساتھ (دردِ)

۵۔ چہار حرفی: جس میں پے در پے تین متحرک ہوں اور چوتھا ساکن ہو جیسے تُنتُنتُن یا "لبِ در" وغیرہ۔ دراصل چہار حرفی دوحرفی متحرک اور دوحرفی ساکن سے مرکب ہے۔

مذکورہ بالا دس ارکان میں سے پہلا رکن یعنی تُنتُن تُن، سہ حرفی ساکن اور دوحرفی ساکن یعنی تُنتُن اور تُن سے مرکب ہے۔ دوسرا رکن یعنی تُن تُنتُن پہلے کے برعکس دوحرفی ساکن اور سہ حرفی ساکن سے مرکب ہے۔ تیسرا رکن یعنی تُنتُن تُن تُن سہ حرفی ساکن اور دو، دوحرفی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



ساکن سے مرکب ہے۔ چوتھا یعنی تُنن تُن تُنتن دو، دُحرفی ساکن، اور ایک تحرفی ساکن سے مرکب ہے۔ پانچواں یعنی تُن تُنتن تُن، دُحرفی ساکن، تحرفی ساکن اور دُحرفی ساکن سے مرکب ہے۔ چھٹا یعنی تاں تُن تُن، تحرفی متحرک اور دو، دُحرفی ساکن سے مرکب ہے۔ ساتواں رکن یعنی تُن تُن تاں چھٹے کے برعکس دو، دُحرفی ساکن اور ایک تحرفی متحرک سے مرکب ہے۔ آٹھواں یعنی تُن تاں تُن، دُحرفی ساکن، تحرفی متحرک اور دُحرفی ساکن سے مرکب ہے۔ نواں یعنی تُنتن تُنتن، تحرفی ساکن اور چحرفی سے مرکب ہے۔ دسواں یعنی تُنتن تُنتن، نویں کے برعکس چحرفی اور تحرفی ساکن سے مرکب ہے۔

# بحریں

مذکورہ بالا ارکان سے انیس بحریں یعنی انیس لَے نکلتی ہیں۔ دراز، وسیع، عریض، کامل، ثابت، سریلی، الاپ، راگ، سہل، مشابہ، سریع، خفیف، ثقیل، مشتق، متقارب، تیز، جدید، قریب اور شبیہ۔

ان میں سے پہلی پانچ لَے عربی اشعار کے لیے مخصوص ہیں۔ اردو اور فارسی میں شاذونادر ہی استعمال ہوتی ہیں۔ سب سے آخر کی تین لَے فارسی اور اردو کے ساتھ خاص ہیں۔ عربی میں استعمال نہیں ہوتیں۔ باقی گیارہ لَے تینوں زبانوں میں مشترک ہیں۔ ان سے علاوہ اور بحریں بھی اہلِ عجم نے نکالی ہیں جن کا جاننا زیادہ ضروری نہیں۔

مذکورہ بالا بحریں بعض ایک رُکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہیں۔ انھیں بحورِ مفردہ کہتے ہیں۔ اور بعض دو رکنوں کی ترکیب سے بنتی ہیں۔ انھیں بحورِ مرکبہ کہتے ہیں۔ ان کی ترکیب بعض مرتبہ ایک ہفت حرفی اور ایک پنج حرفی رکن سے ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ دو مختلف ہفت حرفی رکنوں سے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# تفصیل بحورِ مفردہ و مرکبہ

بحورِ مفردہ:

۱۔ متقارب ، تُنتُن تُن — ایک مصرع میں چار بار

۲۔ تیز ، تُن تُنتُن — "

۳۔ ثابت ، تُنتُن تُنتُنتُن — "

۴۔ کامل ، تُمتُنتُن تُنتُن — "

۵۔ سریلی ، تُنتُن تُن تُن — "

۶۔ الاپ ، تُن تُن تُنتُن — "

۷۔ راگ ، تُن تُنتُن تُن — "

ان ارکان کے آٹھ مرتبہ آنے سے شعر مکمل ہوتا ہے گو چھوٹی بحروں میں آٹھ اجزا سے کم بھی آجاتے ہیں۔ مثلاً کبھی چھے، کبھی چار۔

بحورِ مرکبہ:

۱۔ دراز ، تُنتُن تُن ، تُنتُن تُن تُن تُن — ایک شعر میں چار بار اسی ترتیب سے

۲۔ عریض ، تُن تُنتُن تُن ، تُن تُنتُن — "

۳۔ وسیع ، تُن تُن تُنتُن ، تُن تُنتُن — "

یہ تینوں بحریں ایک پنج حرفی اور ایک ہفت حرفی رکن سے ترکیب پاتی ہیں۔

ذیل میں ان بحورِ مرکبہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو صرف ہفت حرفی ارکان سے ترکیب پاتی ہیں۔

۱۔ سریع: تن تن تنتن ، تُن تُن تُنتُن ، تُن تُن تانِ ، دو بار سے شعر مکمل ہوجاتا ہے۔

۲۔ سہل: تُن تُن تُنتُن ، تُن تُن تانِ ، تُن تُن تُنتُن ، تُن تُن تانِ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



دو بار سے شعر مکمل ہو جاتا ہے۔ اسے ہمیشہ مسدس استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ خفیف: تُن تُمَن تُن، تُن تانِ تُن، تُن تُمَن تُن، دو بار کل چھے رکن۔

۴۔ مشابہ: تُمَن تَن تُن، تانِ تَن تَن، تُمَن تُن تُن، تانِ تَن تُن۔ اس کے بھی آخری رکن کو گرا کر مسدس ہی استعمال کرتے ہیں۔

۵۔ مشتق: تُن تُن تانِ، تُن تُن تُمَن، تُن تُن تانِ، تُن تُن تُمَن، مثل سابق مستعمل ہے۔ مگر عموماً تیسرے رکن کو گرا دیتے ہیں اور مسدس ہی استعمال کرتے ہیں۔

۶۔ ثقیل: تُن تانِ تُن، تُن تُمَن تُن، تُن تانِ تُن، تُن تُمَن تُن، بحر مشتق کی طرح مستعمل ہے۔

۷۔ جدید: تُن تُمَن تُن، تُن تُمَن تُن، تُن تُن تُمَن، دو بار چھے رکن۔

۸۔ قریب: تُمَن تُن تُن، تُمَن تُن تُن، تُن تُمَن تُن، دو بار چھے رکن۔

۹۔ شبیہ: تُن تُمَن تُن، تُمَن تُن تُن، تُمَن تُن تُن، دو بار چھے رکن۔

# بحروں کے نقشے

ایک اصل سے جو ارکان نکلتے ہیں۔ اور ان ارکان سے جو بحریں پیدا ہوتی ہیں انھیں ضبط کرنے کے لیے تمام بحروں کے واسطے چھے دائرے تجویز کیے گئے ہیں ہم نے ہر ایک بحر کے استخراج کو واضح کرنے کے لیے ایک نقشہ بنا دیا ہے۔ ہر نقشے میں صرف ایک مصرعے کے ارکان مذکور ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

## نقشہ نمبر ۱

اس نقشے سے دو بحریں نکلتی ہیں متقارب اور تیز

| نام بحر | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| متقارب | تُنَنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | |
| تیز | | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنَنْ |

## نقشہ نمبر ۲

اس نقشے سے دو بحریں نکلتی ہیں ثابت اور کامل

| نام بحر | تحرفی ساکن | چحرفی ساکن | تحرفی ساکن | چحرفی ساکن | تحرفی ساکن | چحرفی ساکن | تحرفی ساکن | چحرفی ساکن | تحرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ثابت | تُنَنْ | تُنَنَنْ | تُنَنْ | تُنَنَنْ | تُنَنْ | تُنَنَنْ | تُنَنْ | تُنَنَنْ | |
| کامل | | تُنَنَنْ | تُنَنْ | تُنَنَنْ | تُنَنْ | تُنَنَنْ | تُنَنْ | تُنَنَنْ | تُنَنْ |

## نقشہ (۳)

اس نقشے سے تین بحریں نکلتی ہیں، سریلی، الاپ اور راگ

| نام بحر | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سریلی | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | | |
| الاپ | | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | |
| راگ | | | تن | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ | تُنْ | تُنَنْ | تُنْ |

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

## نقشہ (۴)

اس سے تین بحریں نکلتی ہیں، دراز، وسیع، عریض

| نام بحر | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| دراز | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | | | |
| عریض | | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | | |
| وسیع | | | | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ |

## نقشہ نمبر ۵ حصہ اول

| نام بحر | ۲ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن | ۳ حرفی متحرک | ۲ حرفی ساکن | ۲ حرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سریع | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تَانِ | | |
| سہل | | | | تُنْ | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تَانِ | تُنْ | |
| خفیف | | | | | تُنْ | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تَانِ | تُنْ | |
| مشابہ | | | | | | تُنْتُنْ | تُنْ | تُنْ | تَانِ | تُنْ | |
| مشتق | | | | | | | تُنْ | تُنْ | تَانِ | تُنْ | |
| ثقیل | | | | | | | | تُنْ | تَانِ | تُنْ | تُنْ |

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

## نقشہ نمبر ۵ حصّہ (ب)

| دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تُنْ | تُنُنْ | | | | | |
| تُنْ | تُنُنْ | | | | | |
| تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | | | | |
| تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | | | |
| تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنُنْ | | |
| | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تانِ تحرفی متحرک | تُنْ | |

## نقشہ نمبر ۶ حصّہ (ا)

| نام بحر | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جدید | تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْ |
| قریب | | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تُنْ |
| شبیہ | | | | | | | | تُنْ |

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

## نقشہ نمبر ۶ حصہ (ب)

| تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن | تحرفی ساکن | دحرفی ساکن | دحرفی ساکن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| تُنُنْ | | | | | | | |
| تُنُنْ | تُنْ | | | | | | |
| تُنُنْ | تُنْ | تُنُنْ | تُنْ | تُنْ | تُمَنْ | تُنْ | تُنْ |

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# تغیرات

کبھی ارکانِ عشرہ میں کچھ کمی یا زیادتی کر دیتے ہیں۔ اس کو ہم نے تغیر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جس رکن میں کوئی تغیر ہوتا ہے۔ اِسے متغیّر کہتے ہیں۔ اور جس میں کوئی تغیر نہ ہوا سے سالم کہتے ہیں۔

۱۔ کسی متحرک حرف کو ساکن کرنا۔

۲۔ کسی رکن کے ایک یا چند حرفوں کو گرا دینا یا متحرک حرف کو ساکن کر کے اسے گرا دینا۔

۳۔ کسی رکن کے ایک یا چند حرفوں کو بڑھا دینا۔

ان تغیرات میں سے بعض تو کسی ایک رکن کے ساتھ خاص ہیں اور بعض متعدد ارکان میں آتے ہیں، علیٰ ہذا القیاس بعض تغیرات کسی ایک بحر کے ساتھ خاص ہیں۔ اور بعض متعدد بحروں میں آتے ہیں۔ ہر تغیر کی تعریف کے ساتھ ان ارکان اور بحروں کے نام بھی لکھے جائیں گے۔ جن میں یہ تغیرات جاری ہوتے ہیں۔ اگر صرف ایک تغیر واقع ہو تو اسے تغیر مفرد کہتے ہیں اور اگر کسی رکن میں ایک سے زیادہ تغیرات ہوں تو اسے تغیر مرکب کہتے ہیں، پہلے ہم تغیراتِ مفردہ کو بیان کرتے ہیں۔ متغیر شدہ رکن کو بعض جگہ مناسب الفاظ کے ساتھ بدل لیا جاتا ہے، تفصیل آگے آئے گی۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# تغیراتِ مفردہ

**ساکن کو گرانا:** کسی رکن کے دوحرفی ساکن سے حرفِ ساکن کو گرا دینے کا نام تخفیف ہے۔ یہ تغیر مندرجہ ذیل ارکان میں ہوتا ہے۔
تُنْ تَنَنْ تُنْ سے تَتَنَنْ تُنْ، تُنْ تَنَنْ تُنْ تَنْ سے تُتَنَنْ تُنْ تَنْ، تَنْ تُنْ تَنَنْ تُنْ سے تُنَنْ تُنَنْ۔ تَن تُنْ تَانْ سے تُتَنْ تَانِ۔ چونکہ پے در پے دو تاء بری معلوم ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہم دوسری تاء کو نون سے بدل لیتے ہیں۔ لہٰذا اب تُتَنَنْ تُنْ کی جگہ تُنَنَنْ تُنْ اور تُتَنَنْ تُنْ تَنْ کی جگہ تُنَنَنْ تُنْ تَنْ اور تُتَنْ تُنَنْ کی جگہ تُنَنْ تُنَنْ اور تُتَنْ تَانِ کی جگہ تُنَنْ تَانِ، کہیں گے اگلے تغیرات میں اس کا خیال رہے۔

یہ تغیر الاپ، راگ، وسیع، عریض، تیز، سریع، خفیف، سہل، ثقیل، مشتق، جدید اور شبیہ میں ہوتا ہے۔ (تسکین کے بعد بحرِ کامل میں بھی اس کا اجراء ہوتا ہے)

۲۔ طے، کسی رکن کے چوتھے حرف ساکن کو گرا دینے کا نام طے ہے۔ جیسے تُنْ تُنْ تَنَنْ تُنْ سے تُنْ تَنَنَنْ تُنْ اور تُنْ تُنْ تَانِ سے تُنْ تُنَانِ، سہولتِ تلفظ کے لیے دونوں رکنوں میں ایک تاء کو نون سے بدل لیا ہے۔ آپ کا جی چاہے تو نہ بدلیے۔ یہ تغیر وسیع الاپ سہل، مشتق اور جدید میں ہوتا ہے۔

۳۔ قبض، کسی رکن کے پانچویں حرفِ ساکن کو (دوحرفی ساکن سے) گرا دینے کا نام قبض ہے جیسے تَنَنْ تُنْ تُنْ تُنْ سے تَنَنْ تُنَنْ اور تَتَنْ تُنْ تَن سے تَنَنْتُنْ۔ یہ تغیر، دراز، سریلی، متقارب، شبیہ اور مشابہ میں ہوتا ہے پہلی مثال میں تغیر شدہ رکن کی تاء کو نون سے بدل لیا ہے۔

۴۔ ضبط، ساتویں حرفِ ساکن کو گرانے کو ضبط کہتے ہیں۔ جیسے تَنَنْ تُنْ تُنْ تُنْ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



سے مُتَفاعِلُن مُتَفَاعِلُن اور مُتَفاعِلُن مُتَفَاعِلُن سے مُتْفاعِلُن مُتَفَاعِلُن (بروزن مُستفعلُن مُتَفاعِلُن) یہ تغیر دراز، عریض، سریلی، راگ، خفیف، ثقیل، مشابہ، جدید، قریب اور شبیہ میں ہوتا ہے۔

## متحرک کو ساکن کرنا

۱۔ تسکین: یک حرفی کے دوسرے حرفِ متحرک کو ساکن کرنے کا نام تسکین ہے۔ جیسے مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن سے مُتْفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن۔ یہ تغیر بحرِ کامل میں ہوتا ہے۔

۲۔ تخزیب: کسی رکن کے پانچویں حرفِ متحرک کو ساکن کرنا (یک حرفی سے) تخزیب کہلاتا ہے۔ جیسے مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن سے مُتَفَاعْلُن مُتَفَاعِلُن۔ یہ تغیر بحرِ ثابت میں ہوتا ہے۔

۳۔ وقف: ساتویں حرفِ متحرک کو ساکن کرنا (تحرفی متحرک سے) وقف کہلاتا ہے۔ جیسے مُتَفْعِلُن مُتَفْعِلُن تانِ سے مُتَفْعِلُن مُتَفْعِلُن تانْ۔ یہ تغیر بحرِ سریع سہل اور مشتق میں ہوتا ہے۔

## متحرک کو گرانا

۱۔ تفریق: مُتَفْعِلُن مُتَفْعِلُن مُتَفْعِلُن کے تحرفی ساکن کے دو متحرکوں میں سے کسی ایک حرف کو گرا دینے کا نام تفریق ہے۔ لہٰذا مُتَفْعِلُن مُتَفْعِلُن یا مُتَفْعِلُن مُتَفْعِلُن رہا۔ یہ تغیر بحرِ عریض، راگ، خفیف، ثقیل، جدید اور قریب میں ہوتا ہے۔

## ساکن کو گرا کر متحرک کو ساکن کرنا

۱۔ ترمیم: آخری ساکن کو (یک حرفی ساکن) سے گرا کر اس کے پہلے متحرک حرف

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



کو ساکن کر دینا جیسے تُنَنْ تُنْ تَنْ سے تَنَنْ تَنَانْ، تُنْ تَنَنْ تُنْ سے تَنْ تَنَانْ، تُنَنْ تُنْ سے تَنَانْ ۔ ہم نے ہر سہ رکن کے آخری نون کو الف سے اور آخری تا دکو نون سے بدل لیا ہے ۔ اور تُنْ تَانْ تَنْ سے تُنْ تَنْ تُنْ (دراصل تُنَنْ تُنْ تَنْ ہوا) یہ تغیر دراز، عریض، سریلی، راگ متقارب مشابہ، خفیف، ثقیل، جدید، قریب اور شبیہ میں ہوتا ہے ۔

۲ ۔ قطع، تحرفی ساکن سے آخری ساکن کو گرا کر اس کے پہلے متحرک کو ساکن کرنے کا نام قطع ہے ۔ جیسے تُنْ تَنْ تُنَنْ سے تُنْ، تُنْ تُنْ اور تُنْ تُنَنْ سے تُنْ تُنْ اور تُنَنْ تُنْ سے تَنَنْ تُنْ ۔ یہ تغیر، تیز، الاپ، کامل، راگ وسیع، عریض، سریع، خفیف، مشتق، جدید، قریب اور شبیہ میں ہوتا ہے ۔ یہ تغیر تُنْ تُنَنْ تُنْ میں بھی جاری ہوتا ہے ۔ مگر حذف کے بعد ہوتا ہے ۔ اور تُنْ تُنْ رہ جاتا ہے ۔ حذف کی تعریف مندرجہ ذیل ہے ۔

## ایک جزو کو گرا دینا

۱ ۔ حذف، آخری دُحرفی ساکن کے گرا دینے کا نام حذف ہے ۔ جیسے تُنَنْ تُنْ تُنْ سے تُنَنْ تَنْ اور تُنَنْ تُنْ سے تُنَنْ اور تُنْ تُنَنْ تُنْ سے تُنْ تُنَنْ ۔ یہ تغیر عریض خفیف، سریلی، راگ، مشابہ، ثقیل، دراز، متقارب، جدید، قریب اور شبیہ میں ہوتا ہے ۔

۲ ۔ روک، آخر کلمہ سے تحرفی ساکن کو گرا دینے کا نام روک ہے ۔ جیسے تُنْ تُنْ تُنَنْ سے تُنْ تُنْ اور تُنَنْ تُنْ سے تَنَنْ اور تُنْ تُنَنْ سے تُنْ ۔ یہ تغیر وسیع، کامل، الاپ اور تیز میں ہوتا ہے ۔

۳ ۔ ٹوک :۔ آخر سے تحرفی متحرک کے گرا دینے کو ٹوک کہتے ہیں ۔ جیسے تُنْ تُنْ تَانْ سے تُنَنْ تُنْ یہ تغیر سریع، سہل اور مشتق میں ہوتا ہے ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# تغیرات مرکبہ

## ایک حرف میں دو تغیر

۱۔ توڑ، تسکین کے بعد تخفیف کرنے کا نام توڑ ہے۔ جیسے مُتَفَاعِلُنْ (تُتَنَنْتُنَنْ) سے مُتْفَاعِلُنْ (تُنْتُنَنْتُنْ) (تُتَنْتُنْ) کے پہلے نون کو بنا بر تسکین کے ساکن کیا اور بنا بر تخفیف کے اسے گرا دیا) یہ تغیر بحر کامل میں ہوتا ہے۔

۲۔ پھوڑ، تخریب کے بعد قبض کرنے کا نام پھوڑ ہے۔ جیسے تُتَنْتُنَنْ تُتَنْتُنَنْ سے تُتْنُنْ (تُتَنُنْ) (تُنَنُنْ) کے پہلے نون کو بنا بر تخریب کے ساکن کیا اور اس کو بنا بر قبض کے گرا دیا۔ یہ تغیر بحر ثابت میں ہوتا ہے۔

۳۔ شکست، وقف کے بعد ضبط کرنے کا نام شکست ہے۔ جیسے تُنْ تُنْ تانِ سے تُنْ تُنْ تاز تانِ کے نون کو بنا بر وقف کے ساکن کیا پھر بنا بر ضبط کے گرا دیا) یہ تغیر، سریع، سہل اور مشتق میں ہوتا ہے۔

## دو حرف یا ان سے زیادہ میں دو تغیر

۱۔ نقص، تسکین اور طے کے جمع کرنے کو نقص بولتے ہیں۔ جیسے تُتَنْتُنْ تُنْتُنْ سے تُنْ تُتَنْتُنْ (بنا بر تسکین کے تُتَنْتُنْ کے پہلے نون کو ساکن کیا اور اس کے آخری نون کو بنا بر طے کے گرا دیا) یہ تغیر بحر کامل میں ہوتا ہے۔

۲۔ ٹوٹ، تخفیف اور ضبط کے جمع کرنے کا نام ٹوٹ ہے۔ تُنْ تُنْتُنْ تُنْ سے تُتَنْتُنْتُ (بنا بر تخفیف کے پہلے تُنْ کا نون گرایا اور بنا بر ضبط کے آخری تُنْ کا نون گرا دیا۔ ہم اسے سہولتِ ادائیگی کے لیے تُنَنَانِ سے تعبیر کریں گے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in


۳ - پھوٹ: تخریب اور حذف کے جمع کر دینے کا نام پھوٹ ہے۔ جیسے تُمْتُنْ تُنْتَنْتُنْ سے تُمْتُنْ تُمْتُنْ (بنا بر تخریب کے تُنْتَنْتُنْ سے پہلے نون کو ساکن اور بنا بر حذف کے آخر سے دو نون گرا دیے) یہ تغیر بحر ثابت میں ہوتا ہے۔

۴ - خلل: حذف اور قطع کو جمع کرنے کا نام خلل ہے۔ جیسے تُمْتُنْ تُمْتُنْ تُمْتُنْ سے تُمْتُنْ تُمْتُنْ اور تُمْتُنْ تُمْتُنْ تُمْتُنْ سے تُمْتُنْ اور تُمْتُنْ تُمْتُنْ سے تُمْتُنْ۔ (بنا بر قطع کے تُمْتُنْ کے نون کو گرا کر پہلے نون کو ساکن کیا تُمْتُنْ رہا۔ پھر بنا بر حذف کے آخری تُمْتُنْ کو گرا دیا) یہ تغیر بحر متقارب، عریض اور سریلی میں ہوتا ہے۔

نوٹ: تُمْتُنْ تُمْتُنْ تُمْتُنْ میں ضرب اور بگاڑ کے جمع کر دینے کو بھی خلل کہتے ہیں لہٰذا تُمْتُنْ رہ جاتا ہے۔ ضرب کا بیان ذیل میں آتا ہے (دو آخری حرفی ساکن بنا بر ضرب کے گر گئے اور بگاڑ کی بنا پر تُمْتُنْ کی تا گر گئی لہٰذا تُنْ رہ گیا) یہ تغیر سریلی میں ہوتا۔

۵ - ضرب: حذف کے بعد حذف کرنے کو ضرب کہتے ہیں۔ جیسے تُمْتُنْ تُمْتُنْ تُمْتُنْ سے تُمْتُنْ - یہ تغیر سریلی میں ہوتا ہے۔

۶ - خبط: ٹوک کے بعد ترمیم کر دینے کو خبط کہتے ہیں۔ جیسے تُنْتُنْ تُمْتُنْ تانِ سے تاتْ (بنا بر ٹوک کے تانِ کو گرایا اور بنا بر ترمیم کے دوسرے تُمْتُنْ کے نون کو گرا کر اس کی تاء کو ساکن کر دیا۔ تُمْتُتْ رہا۔ ہم نے تُمْتُتْ کو تاتْ سے بدل لیا۔ کیوں کہ دونوں کا ایک ہی وزن ہے۔ اور آسانی سے ادا ہوتا ہے)

یہ تغیر بحر مشتق، سریع اور سہل میں ہوتا ہے۔

۷ - ذبح، تُمْتُنْ تُمْتُنْ تانِ کے تمام حروف کو اڑا کر صرف تا کے باقی رکھنے کو ذبح کہتے ہیں۔ یہ تغیر بحر سریع، سہل اور مشتق میں ہوتا ہے۔

۸ - تراشں: حذف و ترمیم کے اجتماع کو تراش کہتے ہیں۔ جیسے تُمْتُنْ تُمْتُنْ تُمْتُنْ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



سے تُتنانْ دحذف کرنے کے بعد تُتنُنْ تُنْ رہا پھر ترمیم کی بنا پر تن کے نون کو گِرا کر تاء کو ساکن کیا تُتنُنْث رہا۔ اسے ہم تُتنانْ سے تعبیر کرتے ہیں۔

## بگاڑ اور اس کی قسمیں

جو حرفی ساکن اوّل میں ہو اس کے پہلے متحرک کو گرا دینے کا نام بگاڑ ہے۔ مختلف ارکان میں اس کے مختلف نام ہیں۔

۱۔ اکھاڑ: تُتنُنْ تُنْ میں بگاڑ کر دینے کو اکھاڑ کہتے ہیں لہٰذا تُنْ تُنْ رہ جاتا ہے۔ یہ تغیر بحر دراز و متقارب میں ہوتا ہے۔

۲۔ پچھاڑ: تُتنُنْ تُنْ میں بگاڑ کے بعد قبض کر دینے کا نام پچھاڑ ہے۔ لہٰذا تُنْتُ بر وزن تانِ رہ جاتا ہے۔ (تُتنُنْ کی تاء کو بنا بر بگاڑ کے گرا دیا۔ اور قبض کی بناء پر تُنْ کے نون کو گرا دیا) یہ بھی بحر دراز و متقارب میں ہوتا ہے۔

۳۔ دراڑ: تُتنُنْ تُتنُنْ میں بگاڑ کرنے کو دراڑ کہتے ہیں۔ لہٰذا تُنْ تُتنُنْ رہ جاتا ہے۔

۴۔ کاٹ: تُتنُنْ تُتنُنْ میں بگاڑ کر کے تخریب کر دینے کا نام کاٹ ہے۔ لہٰذا تُنْ تُنْ تُنْ رہ جاتا ہے۔

۵۔ ادھیڑ: تُتنُنْ تُتنُنْ میں بگاڑ کے بعد پھوڑ کر دینے کا نام ادھیڑ ہے۔ لہٰذا تُنْ تنتُنْ رہ جاتا ہے۔
(تُتنُنْ کے پہلے نون کو ساکن کر کے بنا بر پھوڑ کے گرا دیا۔ لہٰذا تنتُنْ رہا)
یہ تینوں بحر ثابت میں ہوتے ہیں۔

۶۔ کتر: تُتنُنْ تُنْ تُنْ میں اگر حرف بگاڑ ہی کیا جائے تو اسے کتر کہتے ہیں۔ لہٰذا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



تُنْ تَنْ تُنْ رہ جاتا ہے۔

۷۔ بیونت : تُتُنْ تُنْ تَنْ تُنْ میں بگاڑ کے بعد قبض کر دینے کو بیونت کہتے ہیں لہٰذا تُنْ تُتُنْ بروزن تُنْ تَتُنْ رہ جاتا ہے۔

۸۔ خرابی : تُتُنْ تُنْ تَنْ تُنْ میں بگاڑ کے بعد ضبط کر دینے کا نام خرابی ہے۔ لہٰذا تُنْ تَنْ تُ بروزن تَنْ تانِ رہ جاتا ہے۔

۹۔ بربادی : تُتُنْ تُنْ تَنْ تُنْ میں بگاڑ کے بعد ضرب کرنے کا نام بربادی ہے۔ لہٰذا تُنْ رہ جاتا ہے (بناء بر بگاڑ کے تُتُنْ کی تاء گرائی تُنْ رہا۔ پھر ضرب کی بناء پر دونوں تن گرادیے)

۱۰۔ تباہی : تُتُنْ تُنْ تَنْ تُنْ میں بگاڑ کے بعد حذف اور ترمیم کر دینے کا نام تباہی ہے۔ لہٰذا تُنْ تُ بروزن تانْ رہا۔ یہ تمام تغیرات سریلی اور مشابہ میں ہوتے ہیں۔

# اضافہ

کبھی ارکان میں کچھ اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ بہتات : آخری دُحرفی ساکن پر ایک ساکن الف زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے تُتُنْ تُنْ تُنْ سے تُتُنْ تُنْ تانْ اور تُنْ تُتُنْ تُنْ سے تُنْ تُتُنْ تانْ اور تُتُنْ تُنْ سے تُتُنْ تانْ۔ یہ تغیر سریلی، راگ، ثقیل، مشابہ، متقارب، عریض دراز، جدید، قریب اور شبیہ میں ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



۲- زیادتی، آخری ہجرفی ساکن پر ایک حرف ساکن (الف) کے زیادہ کرنے کو زیادتی کہتے ہیں۔ جیسے تُن تُن تُنُن سے تُن تُن تُنان، اور تُن تُنُن سے تُن تُنان اور تُنُنُن تُنُن سے تُنُنُن تُنان ۔ یہ تغیر، سرملع، سہل، مشتق، کامل، وسیع، الاپ اور تیز میں ہوتا ہے۔

۳- کثرت، آخری ہجرفی ساکن پر دُحرفی ساکن کے اضافہ کو کثرت بولتے ہیں، جیسے تُن تُن تُنُن سے تُن تُن تُنُن تُن اور تُنُنُن تُنُن سے تُنُنُن تُمُن تُن اور تُن تُنُن سے تُن تُنُن تُن۔

## مخالفت

ایسے دو تغیر جو کسی رُکن میں ایک ساتھ جمع نہ ہوسکیں، اسے مخالفت کہتے ہیں جیسے تُنُن تُن تُن میں قبض اور ضبط ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے، اگر قبض ہوگا تو ضبط نہیں ہوگا اور اگر ضبط ہوگا تو قبض نہیں ہوگا۔

## رقابت

ایسے دو تغیر جو کسی رُکن میں نہ تو دونوں جمع ہوسکیں نہ دونوں کو یک دم چھوڑا جاسکے بلکہ ان میں سے ایک ضروری ہو، اسے رقابت کہتے ہیں مثلاً بحر مشابہ میں تُنُن تن تُن میں قبض یا ضبط دونوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔

## چند اصطلاحیں

۱- مثمن ، جس بحر کے آٹھ ارکان ہوں اسے مثمن کہتے ہیں۔

۲- مسدس ، وہ بحر جس کے چھے ارکان ہوں اسے مسدس کہتے ہیں۔

۳- مربع ، وہ بحر جس کے چار ارکان ہوں۔

۴- مثلث ، جس کے تین رُکن ہوں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



۵۔ مثنیٰ: جس کے دو ارکان ہوں ۔
کسی بھی بحر کے ارکان دراصل چھے سے کم نہیں ہوتے ۔ ہاں حذف کر دینے سے کم ہو سکتے ہیں ۔

۶۔ پونی: جس بحر کے آٹھ رکن ہوں اور ہر مصرعے سے ایک رکن حذف کر دیا جائے ۔

۷۔ ادّھی: اگر ہر مصرعے سے دو رکن حذف کر دیے جائیں تو اس بحر کو ادّھی کہتے ہیں ۔

۸۔ یکّی: اگر ہر مصرعے میں سے صرف ایک رکن باقی رہ جائے تو اس بحر کو یکّی کہتے ہیں ۔ اور یہ شاذ ہے ۔

## تقطیع

لغت میں تقطیع کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے ہیں۔ ہماری اصطلاح میں اجزائے شعر کے ارکان بحر کے ساتھ برابر کرنے کا نام تقطیع ہے ۔ تقطیع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ شعر کے متحرک حرف کو وزن کے متحرک حرف کی جگہ اور ساکن کو ساکن کی جگہ رکھو، بالفاظ دیگر تحرفی کی جگہ تحرفی اور دُحرفی کی جگہ دُحرفی رکھو، حرکت کا بالکل ایک جیسا ہونا ضروری نہیں، یعنی یہ ضروری نہیں کہ پیش کی جگہ پیش اور زیر کی جگہ زیر ہی ہو۔ بلکہ حرف متحرک کی جگہ حرف متحرک اور ساکن کی جگہ ساکن ہو، مثلاً بلبل کا وزن تُنْ تُنْ ہے ۔ اسی طرح منزل کا وزن بھی تَنْ تُنْ ہے ۔ حالانکہ ان دونوں کی حرکتوں میں اختلاف ہے ۔ مگر چونکہ متحرک کے مقابل متحرک اور ساکن کے مقابل ساکن ہے، لہٰذا وزن درست ہے ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



تقطیع میں ان حروف کا اعتبار ہوتا ہے جو بولنے میں آتے ہیں، خواہ لکھنے میں آئیں یا نہ آئیں مثلاً آدم کا وزن تَن تَن ہے۔ کیونکہ آدم کا الف دو الف کی آواز دے رہا ہے۔ اگرچہ لکھنے میں ایک ہی لکھا جاتا ہے۔ خوانِ غم کا وزن تُن تُتُن ہے۔ خوان کا واؤ چونکہ پڑھنے میں آواز نہیں دے رہا ہے۔ لہٰذا تقطیع میں شمار نہیں ہوگا۔ مرکب کا وزن تُتُن تَن ہے۔ کیونکہ تشدید کی وجہ سے کاف دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ (مرک کب)۔

پیش کے اشباع (کھینچ کر پڑھنے سے) واؤ بن جاتی ہے۔ زیر کے اشباع سے یاء اور زبر کے اشباع سے الف، لہٰذا جن مقامات پر انہیں کھینچ کر پڑھا جائے گا، وہاں پیش واؤ، زیر یاء اور زبر الف شمار ہوگا۔ مثلاً رازِ دِل کا وزن تَن تَن تُن ہے۔ کیونکہ زاء کے زیر سے یاء پیدا ہو گئی ہے۔ (جبکہ اشباع کے ساتھ رازے دِل پڑھا جائے)

اسی طرح اگر واؤ، الف اور یاء کو پڑھنے میں ظاہر نہ کیا جائے تو یہ حرکت شمار ہوں گے۔ مثلاً دو دِل کی واؤ کو اگر پڑھنے میں ظاہر نہ کیا جائے تو اس کا وزن دُدل یعنی تُتُن ہوگا۔ اور اگر واؤ کو ظاہر کیا جائے گا تو دُو دِل کا وزن تُن تُن ہوگا۔

نون غنہ اور ہائے مخلوطہ چونکہ بولنے میں نہیں آتے۔ لہٰذا تقطیع سے گر جاتے ہیں۔ بھائی کا وزن بائی یعنی تُن تُن ہوگا۔ اسی طرح ناداں کا وزن نادا یعنی تَن تُن ہوگا۔ یہی حال عربی الف لام کا ہے۔ جہاں آواز دے گا۔ شمار ہوگا۔ اور جہاں آواز نہیں دے گا۔ شمار نہیں ہوگا۔ عبداللہ کا لام شمار ہوگا۔ عبدالصمد کا لام شمار نہیں ہوگا۔ دونوں کا الف تو آواز ہی نہیں دے رہا۔ لہٰذا شمار نہیں ہوگا۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

# تقطیع کا طریقہ

تقطیع کرنا ایک ذوقی چیز ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ شعر کو ایک بار ترنم کے ساتھ پڑھو جو حروف بولنے میں آتے ہیں انہیں مذکورہ بالا اوزان میں سے کسی ایک پر اس طرح منطبق کرو کہ تحرفی کی جگہ تحرفی اور دُحرفی کی جگہ دُحرفی آجائے۔
مثلاً کہوں کیا خوں مرا کس نے کیا ہے        یہ کام اس مہروش کا ہے سنا ہے۔

۱۔ اس شعر کے پڑھنے سے آپکو معلوم ہوگا کہ کہوں اور خوں کا نون غنہ پڑھنے میں نہیں آ رہا ہے۔ لہٰذا دونوں نون تقطیع میں گر جائیں گے۔ اور کہوں کا وزن تُنتُنْ اور خوں کا وزن تُنْ ہوگا۔

۲۔ کیا پہلے مصرعے میں دو جگہ آیا ہے۔ پہلے کیا میں حرف دو حرفوں کی آواز نکل رہی ہے۔ یاء کی آواز بہت خفیف سی الف کے ساتھ مل کر پیدا ہو رہی ہے۔ اس لیے اس کیا کے بجائے تین حرف کے دو حرف شمار ہوں گے۔ لہٰذا اس کا وزن تُنْ ہوگا۔ لیکن دوسرے کیا کے تینوں حرف اپنی مستقل آواز دے رہے ہیں۔ لہٰذا اس کے تین حرف شمار ہوں گے۔ اور اس کا وزن تُنتُنْ ہوگا۔

۳۔ چونکہ یہ کی ہاء بولنے میں نہیں آرہی ہے۔ لہٰذا تقطیع میں شمار نہیں ہوگی۔

۴۔ کام اس، کا مُس پڑھا جا رہا ہے۔ لہٰذا اِس کا الف شمار نہیں ہوگا۔ اس الف کا پیش چونکہ میم پر آواز دے رہا ہے لہٰذا یہ پیش میم کا شمار ہوگا۔

۵۔ مہر کی راء بجائے ساکن کے متحرک پڑھی جا رہی ہے۔ لہٰذا ہم تقطیع میں راء کو متحرک ہی شمار کریں گے۔ یہ شعر جس طرح تلفظ میں آ رہا ہے ہم اسی طرح اسے لکھ کر دکھاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



کہو کا خو مرا کس نے کیا ہے

یکا مس مہ روش کا ہے سنا ہے

کہو تحرفی ساکن ہے، کا دحرفی ساکن ہے خو دحرفی ساکن ہے، اب مقررہ دس ارکان میں سے ایسا رکن تلاش کرو، جس میں ایک تحرفی ساکن اور دو دحرفی ساکن اسی ترتیب سے ہوں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایسا رکن صرف تُمتُن تُن تُن ہے۔ کہو کا خو کا وزن تُمتُن تُن تُن ہے۔ اسی طرح مرا کس نے کا وزن تُمتُن تُن تُن ہے کیا ہے میں ایک تحرفی ساکن اور ایک دحرفی ساکن ہے۔ ایسا رکن صرف تُمتُن تُن ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس کا وزن تُمتُن تُن ہے۔

اب اگر دوسرا مصرعہ بھی انہی تین ارکان پر منطبق ہو جائے تو سمجھ لو کہ یہی شعر کا وزن ہے۔ یکا مس مہ، تُمتُن تُن تُن۔ روش کا ہے تُمتُن تُن تُن سنا ہے تُمتُن تُن

اب پورے شعر کی تقطیع اس طرح ہوگی۔

| کیا ہے | مرا کس نے | کہو کا خو |
|---|---|---|
| تُمتُن تُن | تُمتُن تُن تُن | تُمتُن تُن تُن |
| سنا ہے | روش کا ہے | یکا مس مہ |
| تُمتُن تُن | تُمتُن تُن تُن | تُمتُن تُن تُن |

اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ کونسی بحر ہے۔ تو پہلے آپ مذکورہ بالا بحروں کو دیکھیے کہ کس بحر میں تُمتُن تُن تُن کی تکرار ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ سریلی میں تُمتُن تُن تُن کی تکرار ہے لہٰذا یہ شعر سریلی بحر میں ہے۔ اور مسدس یعنی چھ جزو والی ہے۔ مگر یہ آخر میں تُمتُن تُن تُن کی بجائے تُمتُن تُن کیوں آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی تغیر ہوا ہے۔ وہ تغیر کیا ہے؟ یہاں تُمتُن تُن تُن کے آخر سے ایک دحرفی گرا دیا گیا ہے۔ لہٰذا تُمتُن تُن رہ گیا۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



اس تغیر کو حذف کہتے ہیں۔ اس لیے یہ شعر سریلی مسدس محذوف بحر سے ہے۔

ایک اور مثال لیجیے۔

جدائی میں زبس روتا رہا ہوں — نہیں ہے آنکھ میں اک قطرۂ خوں

اس شعر کا تلفظ اور وزن اس طرح ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| جدائی مے | زبس روتا | رہا ہوں |
| تُنَنْ تُنَ تُنْ | تُنَنْ تُنْ تُنْ | تُنَنْ تَانْ |
| نہیں ہے آ | کھے اک قط | رئے خوں |
| تُنَنْ تُنَ تُنْ | تُنَنْ تُنْ تُنْ | تُنَنْ تَانْ |

آخری رکن میں دو حرفی ساکن کا حرفِ ساکن حذف کر کے اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کیا گیا ہے۔ اس تغیر کو ترمیم کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ شعر سریلی مسدس ترمیم شدہ بحر سے ہے۔

غیر حبیب کہتے ہیں مجھ کو چھوڑ دے تو کوئے یار

دیکھ کر اُن کی طرف تکنے لگوں ہوں سوئے یار

اس شعر کا تلفظ اور وزن اس طرح ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| غے رحیب کہ | تے مجھ کو | چھوڑ دے تو | کو دیار |
| تُنْ تُنَنْ تُنْ | تُنْ تُنَنْ تُنْ | تُنْ تُنَنْ تُنْ | تُنْ تُنَانْ |
| دے کھکر اُن | کی طرف تک | نے لگو ہو | سو دیار |

یہ ارکان راگ کے ہیں، لیکن آخری رکن میں ترمیم ہونے سے تُنْ تُنَنْ تُنْ کی جگہ تُنْ تُنَانْ ہو گیا۔

دل نہ کر منتِ ز راہِ بیقراری بیشتر

ناز کو کرتی ہے یاں الحاج و زاری بیشتر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



اس شعر کی بحر ، راگ ہے۔ آخری رُکن میں حذف ہو گیا ہے۔ اب آپ اس شعر کو تلفظ کے مطابق لکھ کر وزن کریں۔

"پے در پے دو ساکن"

اگر دو ساکن بیچ میں واقع ہوں اور پہلا حرف مدہ زائدہ ہو (واؤ جس کے پہلے حرف پر ضمہ ہو۔ مدہ زائدہ کہلاتی ہے۔ اسی طرح یا جس کے پہلے زیر ہو اور الف جس کے ماقبل فتح ہو مدہ زائدہ کہلاتے ہیں) اور دوسرا نون غنہ ہو تو نون غنہ کو گرا دیا جائے گا اور اگر دوسرا حرف نون نہ ہو تو اسے متحرک کر دیا جائے گا جیسے۔

کہوں کیا خوں مرا کس نے کیا ہے
یہ کام اس مہروش کا ہے سُنا ہے

اِس شعر کی تقطیع پیچھے گزر چکی ہے۔ دیکھیے کہوں اور خوں کا نون گرا دیا گیا ہے۔ اور کام کے میم کو متحرک کر دیا گیا ہے۔

اگر دو ساکن آخر مصرعہ میں جمع ہوں تو دونوں کو برقرار رکھا جائے گا۔ خواہ وہ نون غنہ ماقبل مدّہ والا ہی کیوں نہ ہو، جیسے

جدائی میں زبس روتا رہا ہوں
نہیں ہے آنکھ میں اک قطرۂ خوں

رہا ہوں اور رہ خون کا وزن تُمتُن تان ہے۔ جیسے

کام آیا نہ کچھ اپنا تنِ زار آخرکار
سمجھے اکسیر تھے نکلا یہ غبار آخرکار

یہ شعر بحر راگ میں ہے۔

## پے در پے تین ساکن

اگر بیچ میں پے در پے تین ساکن جمع ہوں تو تیسرے کو گرا کر دوسرے

www.urduchannel.in



کو متحرک کر دیں گے۔ جیسے

دوست اپنا نہ ہوا ہم نے بہت سر پٹکا
تُنْ تُنْتُنْ تَنْ تُنْتَنْتَنْ تَنْ تُنْتَنْتُنْ تَنْ تُنْ تُنْ

دوست کی تا دگر گئی۔ اور سین متحرک ہو کر سا پٹ تحرفی ساکن بن گیا۔
اگر آخر میں تین ساکن جمع ہوں تو تیسرے ساکن کو گرا دیتے ہیں۔ باقی دونوں اپنی حالت پہ برقرار رہتے ہیں، جیسے

بہت ہوئی ہمیں ملنے کی تیرے عیر سے سوخت
تُنْتُنْ تُنْتُنْ تُنْتَنْتُنْ تن تُنْتُنْ تُنْتُنْ تُنْتَنْتَانْ

یہ مصرعہ بحر مشابہ مثمن متغیر کا ہے۔

## قاعدۂ الف

اگر الف پڑھا نہ جائے تو گر جائے گا۔ مثلاً

تم اب کمی، نہ کرو قتل میں مرے پیارے
تُنْتُنْ تُنْتُنْ تُنْتُنْ تَنْ تُنْتُنْ تُنْتُنْ تُنْتَنْ تُنْتَنْ

تم اَب، تمب پڑھا جا رہا ہے لہٰذا اس کا الف شمار نہیں ہوا اور وزن تُنْتُنْ ہو گیا۔ یہ مصرعہ بحر مشابہ مثمن متغیر سے ہے۔ اسی طرح بالکل اور واللہ باللہ کا الف ساقط ہو جاتا ہے۔

اگر الف پڑھنے میں آ گیا تو وزن میں شمار ہوگا۔ اور اسے باقی رکھا جائے گا۔ مثلاً۔

بس ایک ہی جلوے میں، ہم ہو گئے سودائی
تُنْ تانِ تُنْتُنْ تُنْ تُنْ تن تانِ تُنْتُنْ تُنْ تُنْ

یہ مصرعہ سریلی مثمن متغیر کا ہے۔ الغرض جو حرف تلفظ میں آئیگا شمار کیا جائیگا۔ اور جو تلفظ میں نہیں آئے گا شمار نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہائے مختفی جیسے کہ کی ہاء شمار

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



نہ ہوگی، اسی طرح واوِ عاطفہ شمار نہیں ہوگی۔ جیسے

خزاں ہے دستِ دگریباں بہار سے

البتہ اگر آواز دے گی تو شمار ہوگی۔ الفِ منوّن نون شمار ہوگا۔

## بحریں اور اُن کی حالتیں

ہر بحر کے ارکان میں تغیرات ہوتے ہیں، نیز تعدادِ ارکان میں بھی کمی کر دی جاتی ہے۔ اس لیے ہر بحر کی متعدد صورتیں ہو جاتی ہیں۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

## متقارب

اس بحر میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں اصل وزن تُمتُن تَتْن آٹھ بار ہے۔

۱۔ ترمیم: تُتناتْ

۲۔ حذف: تُمتُنْ

۳۔ اکھاڑ: تُنْ تَتْ

۴۔ پچھاڑ: تَانِ

۵۔ قبض: تُنانَ

۱۔ سالم: تُمتُن تَتْن تَمتُن تَتْن تَمتُن تَتْن تَمتُن تَتْن

مجھے گل کے ہنسنے، پہ آتا ہے رونا
کہ اس طرح ہنسنے، کی خوشی کسی کی

۲۔ ترمیم والی: تُمتُن تَتْن، تَمتُن تَتْن، تَمتُن تَتْن، تُنانَ۔

الٰہی، میں بندہ، گنہگار ہوں
گناہوں، سے اپنے، گرانبار ہوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



۳- جذف والی: مُتَمَّن تُن، مُتُن تُن، مُتَن تُن، مُتَمَّن

لبِ بام کثرت، جو یکسر ہوئی
نکلے کی، زمین ساری اوپر ہوئی

۴- قبض اور اکھاڑ والی: مُتَان، تُن تُن، مُتَان، تُن تُن

ع نہ چین، جی کو، نہ تاب، دل کو، نہ خوابِ چشم، پُر آب، میں ہے۔
غمِ جدائی، سے جان، میری، عجب طرح کے، عذاب، میں ہے۔

یہ بحر سولہ رکن والی بھی ہوتی ہے لہٰذا اس شعر کے سولہ ارکان ہیں۔

ع کرو توکل، کہ عاشقی ہیں، یہ یوں کرو گے، تو کیا کرو گے
الم یہی ہے، تو دردمندو، کہاں تلک تم، دوا کرو گے۔

۵- اکھاڑ والی، تُن تُن تُمَّن تُن، تُن تُن، مُتَمَّن تُن

غم کم نہیں ہے، دِل کو ہمارے
صورت کسی کی، دل میں نہاں ہے

۶- پچھاڑ والی، تانِ، مُتَمَّن تُن، تانِ، مُتَمَّن تُن

ع قتل، ہوا ہے، لال، علی کا
تازہ، ستم ہے، ظلم، نیا ہے۔

سرو، خراماں، ہے تیرے قدِ پر، اور گلِ تر بھی ہے تیرے رُخ پر
عاشقِ شیدا، والہ و رسوا، حیرتِ دِل سے، سوزشِ جاں سے

## تیز

اس بحر میں تخفیف، قطع اور زیادتی یہ تین تغیرات ہوتے ہیں۔
اصل وزن تُن تُمَّن، آٹھ بار ہے۔ یہ بحر خلیل کے شاگرد اخفش کی ایجاد ہے۔

۱- سالم: تُن تُمَّن، تُن تُمَّن، تُن تُمَّن، تُن تُمَّن

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



ع زلفِ و رُخ دیکھ کر، ہو گئے ، ہم فدا
یوں ہوتے ، ہوئیں گے، آپ پر، کم فدا

اس میں ایک رُکن زیادتی والا بھی آسکتا ہے ۔

ع مرے دردِ جگر، کی دوا، ہی نہیں
اس الم ، کو جہاں ، میں شفا، ہی نہیں

۲۔ تخفیف والی: تُنتُنتُن تَتَنتَن تُنتَنتُن تَنتَنتُن تُنتَنتُن

۳۔ قطع والی: تَنْ تُنْ ، تَنْ تُنْ ، تَنْ تَنْ تُمْ تُنْ تَنْ

ع میں جو دیکھا مضطر، دل کو
ویسا پایا، کب بسمل کو

اس بحر کے سولہ رُکن بھی مستعمل ہیں ۔

## ثابت

یہ بحر اردو زبان میں مستعمل نہیں ہوتی ۔ عربی میں بکثرت ہوتی ہے ارکان یہ ہیں ۔
تُنتُنْ تُمتَنتُنْ تُنتُنْ تُنتَنتُنْ تُنتُنْ تُنتَنتُنْ تُنتُنْ تُنتَنتُنْ

ع ڈرا کے کہا ، بھلا بے بھلا ، خفا جو ذرا ، ہوا وہ صنم
مرا بھی ذرا ، گلا نہ رہا ۔ ہنسا جو گیا ، مجھے یہ ستم

## کامل

یہ بحر اردو میں مستعمل نہیں ، ارکان یہ ہیں ۔

۱۔ مثمن سالم: تُنَنْتُنْ تُنْ تُنَنْتُنْ تُنْ تُنَنْتُنْ تُنْ تُنَنْتُنْ تَن

ع مجھے آزر دے وفا رہی ، تجھے مشق جو ، رو جفا رہی ۔
کہوں کیا کہ تیرے ستم سے اب ، مرے سر بلا ہی بلا رہی ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# سریلی

اس بحر میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں۔ (اصل فعلن) تُمَن تُن تُن آٹھ بار ہے۔ (۱) بہتات (۲) قبض (۳) خرابی (۴) بیونت (۵) حذف (۶) ترمیم (۷) ضبط (۸) بگاڑ۔

۱۔ سریلی مثمن: یعنی آٹھ اجزاء والی تُمَن تُن تُن تُمَن تُن تُن تُمَن تُن تُن تُمَن تُن تُن

ے نہ کھینچ اے ثنا، نہ ان زلفوں، کو یاں سودا کا دل اٹکا
اسیر نا، تواں ہے یہ، نہ دے زنجیر، کو جھٹکا

۲۔ بہتات والی: اس میں چوتھے تُمَن تُن تُن کے آخری دو حرفی ساکن میں ایک الف بڑھا دیا جاتا ہے۔ تُمَن تُن تان ہو جاتا ہے۔ مثال کے لیے مسدس کا نمبر چھے ملاحظہ ہو۔

ایک شعر کا مصرعہ بہتات والا اور دوسرا بغیر بہتات والا ہو سکتا ہے۔

۳۔ قبض والی: اس میں تُمَن تُن تُن کے بجائے تُمَن تُمَن ہو جاتا ہے یعنی پہلے دو حرفی ساکن کے حرفِ ساکن کو گرا دیتے ہیں۔

ے ستم سہی، کرم سہی، وفا سہی، جفا سہی
جو کچھ کیا، حضور نے، بجا سہی، بجا سہی

۴۔ خرابی والی: تُن تانِ، تُمَن تُن تُن تُن تانِ تُمَن تُن تُن

ے جب فصلِ، بہار آئے، تم سیر، چمن کو نا
بلبل کے، جلانے کو، غنچوں سے، سخن کرنا

۵۔ بیونت والی: تُن تُمَن تُمَن تُن تُن تُن تُمَن تُمَن تُن تُن

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



ے بزمِ غیر، سے اُٹھنا یار کا، تعجب ہے
معتقد ہوں میں اپنے، جذبۂ محبت کا

۶۔ حذف، خرابی اور ضبط والی:
تُن تانِ، تُمتُن تانِ، تُمتُن تانِ، تُمتُن تُن

ے مقدور، نہیں اس کی، تجلی کے، بیاں کا
جوں شمع، سراپا ہو، اگر صرف زباں کا

۷۔ ترمیم وحذف والی: تُمتُن تانن، تُمتُن تانن، تُمتُن تانن، تُمتُن تُن
ے نہ کھینچ آہ، نہ کھینچ آہ ۔ دلِ یار، ہے نازک

۸۔ خرابی، ضبط اور ترمیم والی:
تُن تانِ، تُمتُن تانِ، تُمتُن تانِ، تُمتُن تانن ۔

ے خالق نے محمد کو، بلایا شبِ معراج
کس لطف، سے دیدار، دکھایا شبِ معراج

ایک شعر کا ایک مصرعہ ضبط و حذف شدہ ہو اور دوسرا ضبط و ترمیم شدہ ہو یہ جائز ہے ۔

# سریلی مسدس

۱۔ سالم: تُمتُن تُن تُن، تُمتُن تُن تُن، تُمتُن تُن تُن

ے کیا کیوں زلف کو قرباں مکھڑے پر
بلائیں گر، صنم لیتے، تو ہم لیتے

۲۔ ترمیم والی: تُمتُن تُن تُن، تُمتُن تُن تُن تُمتُن تانن

ے نہ کھینچ اے شہا، نہ زلفِ یار کو آہ کہ دل بھی ہے، اس زنجیر میں قید

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



۳۔ حذف والی: تُمْتُن تَن تُن، تُمْتُن تُن تُن، تُمْتُن تُن

مثالِ شا، م ہجـراں ہر، سحر ہے۔

نمودِ شا، م فرقت را، ت بھر ہے۔

جائز ہے کہ ایک مصرعہ ترمیم شدہ ہو اور دوسرا حذف والا

۴۔ خرابی، قبض اور حذف والی: تُن تانِ تُمْتُن تُمْتُن، تُمْتُن تُن

مرتا ہے، خدا کے وا، سطے جا

تو سر پہ، نہ لے گنا، ہِ قاصد

۵۔ خرابی، قبض اور ترمیم والی: تُن تانِ تُمْتُن تُمْتُن، تُمْتُن تان

رہتا ہے، سدا خیا، لِ دلدار

نے طالبِ باغ ہوں، نہ دیدار

۶۔ خرابی، قبض اور بہتات والی: تُن تانِ، تُمْتُن تُمْتُن، تُمْتُن تُن تان

کہتا ہے کہ اب نہ کھینچ، تو آہیں

ہیں دِل سے، ترے توہم آ تلک راہیں

جائز ہے کہ ایک مصرعہ میں بہتات ہو اور دوسرے میں نہ ہو۔ نیز دوسرا مصرعہ تُن تَن تُن، تُن تُمْتُن، تُمْتُن تُن تان یعنی کتر، بیونت اور بہتات والا بھی آسکتا ہے۔

۷۔ کتر، بیونت اور حذف والی: تُن تُن تَن، تُن تُمْتُن، تُمْتُن تُن

دیکھا ہے، روتے یا، ر میں نے

دیکھی ہے، اک بہا، ر میں نے

## الاپ

یہ بحر رزمیہ اور فخریہ شاعری کے لیے خاص طور سے موزوں ہے۔ اس

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



بحر کے اوزان پڑھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فوج مارچ کر رہی ہے ۔ اس کے آخری رکن میں زیادتی بھی کر دیتے ہیں ۔ اصل وزن تُن تَن تُن تَن آٹھ بار ہے ۔

**مثمن :**

۱ ۔ سالم : تُن تَن تَن تُن ، تُن تَن تَن تُن ، تَن تُن تَن تُن ، تَن تُن تُن تَن

ع ساغرِ مئے ، گلرنگ کا ، پھر کہہ مجھے ، دے ساقیا

زہد و ورع ، جھگڑا ہے کیا ، عہدِ جوانی مفت ہے

۲ ۔ طے والی : تن تننن تن تننن تن تننن تن تننن

ع عشق میں جو ، تیز ہوا ، مرغِ سحر ، خیز ہوا

چشم سے خوں ، ریز ہوا ، دل سے غم انگیز ہوا

۳ ۔ طے اور تخفیف والی : تن تننن تنن تنن تن تننن تنن تنن

ع خوں جو کیا ، ہے بیگنا ، ہ تو نے مرا ، دل و جگر

لیتے ہیں تجھ ، سے حشر میں ، اپنے یہ انتقام دو

۴ ۔ تخفیف اور طے والی : تنن تنن ، تن تننن ، تنن تنن ، تن تننن

ع دِل و جگر ، خوں ہے مرا ، سرِ شکِ خوں بہتے سدا

**مسدس :**

۱ ۔ سالم : تن تن تنن ، تن تن تنن ، تن تن تنن

ع ہم کو ملا ، جو لطف کو ، ئے یار کا

کب وہ صبا کو لطف ہے ، گلزار کا

۲ ۔ طے والی : تن تننن تن تننن تن تننن

ظلم کا اب ، اس سے گلا ، لطف ہے کیا

جو نہ سنے ، شکوہ کا کیا ، فائدہ ہے ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# راگ

اس لے میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں۔ اصل وزن تن تنن تن آٹھ بار ہے۔

۱۔ ترمیم: تن تناث (۲) حذف: تن تنن (۳) ٹوٹ: تننناںٔ (۴) تخفیف: تننن تن

۵۔ قطع تن تن۔

## مثمن:

۱۔ سالم: تن تنن تن، تن تنن تن، تن تنن تن، تن تنن تن، اُردو میں مستعمل نہیں

(۲) ترمیم والی: تن تنن تن، تن تنن تن، تن تنن تن، تن تناث

غیر حبیب کہتے ہیں مجھکو، چھوڑ دے تو، کوئے یار
دیکھ کر ان کی طرف تکتے لگوں ہوں، سوئے یار

۳ حذف والی: تن تنن تن، تن تنن تن، تن تنن تن، تن تنن

دل نہ کر منت زراہ، بے قراری، بیشتر
ناز کو کرتی ہے یاں الحاج و زاری بیشتر

۴۔ ٹوٹ والی: تننناںٔ، تن تنن تن، تننناںٔ، تن تنن تن۔

نہ خدا ہے ہم سے راضی نہ یہ بت ہے، ہم پہ مائل
رہے یونہی، باز ماندہ، نہ ادھر کے، نے ادھر کے

۵۔ تخفیف والی: تن تنن تن، تننن تن، تننن تن، تننن تن

یار کا چہرۂ درخشان، ہے دلار شکِ دہِ گل
اور وہ کاکل مشکیں ہے عجب غیرتِ سنبل

۶۔ تخفیف، تفریق اور ترمیم والی: تن تنن تن، تننن تن، تننن تن، تن تاث

(تن تنن تن سے ترمیم کی بناء پر آخری نون گرا کر تاء کو ساکن کیا پھر تفریق کی بناء پر تنن کی تا کو گرایا لہٰذا تن تنث رہا۔ اِس کا وزن تن تاث ہوا)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



شمع کو منہ کے ترے سامنے ہے کیا، اب تاب
کہ ہے خورشید، ترا چہرہ وہ کرم، شب تاب

۷۔ قطع، تخفیف اور حذف والی: تن تنن تن، تتنن تن، تننن تن، تن تن

عشرتِ قطرہ ہے دریا، میں فنا ہو، جانا
درد کا حد، سے گزرنا ہے دوا ہو، جانا

مسدس:-

(۱) سالم: اردو میں مستعمل نہیں۔

(۲) ترفیم والی:- تن تنن تن، تن تتنن تن، تن تنان

اُٹھ گیا پہلو سے کوئی، جانِ عیش
دور اب ہم، سے ہوا سامانِ عیش

(۳) حذف والی:- تن تنن تن، تن تتن تن، تن تن

چاکِ دامانِ قیامت، کیجیے۔
امتحانِ، دستِ وحشت کیجیے،

(۴) تخفیف اور ترفیم والی:- تن تنن تن، تن تتنن تن، تنتنان

کیا لگا دستِ سولا رام سے ہاتھ
دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ

(۵) حذف والی: تن تنن تن، تن تنن تن، تن تنن

باندھی ہے اس کی محبت، میں کمر
اک زمانے، نے عداوت کے لیے

(۶) تخفیف، تفریق اور ترفیم والی: تن تنن تن، تننن تن، تن تان

داغِ دل سینہ میں آتش، ہے آہ
آہ اک شعلۂ سرکش، ہے آہ

www.urduchannel.in



# دراز اور عریض

یہ دونوں بحریں اردو میں مستعمل نہیں ہیں۔

## وسیع

یہ بحر اردو میں مستعمل نہیں، ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔ مثمن سالم۔

۱۔ تن تن تنن، تن تنن، تن تن تنن، تن تنن

میں نے کہا، آ صنم　　اپنے گھر، جا صنم
تو ہے خفا، کیا صنم　　میری قسم، کھا صنم

۲۔ مثمن طے والی: تن تننن، تن تمن، تن تننن، تن تنن

میں نے اسے، دِل دیا، اُس نے مجھے، غم دیا
پھر یہ شکایت رہی، لے کے بہت، کم دیا

## سریع

اس بحر میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں۔ (۱) طے، تن تننن (۲) تخفیف، تہن تمن یا تن تانِ (۳) وقف: تن تن تانْ۔ (۴) شکست تن تن تا (۵) قطع: تن تن تن (۶) خبط: تانْ (۷) ذبح تا

تغیرات مذکورہ بالا کی بناء پر مندرجہ ذیل صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ سالم مستعمل نہیں ہوتی، اس کا وزن تن تن تنن، تن تن تن، تن تن تانِ ہے۔

(۱) طے اور وقف والی: تن تننن، تن تننن، تن تنانْ۔

ایک مؤذن تھا نبی کا بلال　　ہجر میں اس مہ کے گھٹا، جوں ہلال

۲۔ طے اور شکست والی: تن تننن، تن تننن، تن تنن

نزلہ سے اک شخص کو تھا، دردِ سر
لائی قضا، اس کے تئیں، اس کے گھر

نوٹ (الف) اس بحر میں شکست، تن تنانْ اور آخر تن تمن ہو یہ بھی جائز ہے۔(ب)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



جائز ہے کہ دوسرے مصرعہ میں بھراؤ بجائے طے والے رکن (تن تنتن) کے قطع والا (تن تن تن) آجائے جیسے چہرۂ رو،

چہرۂ روشن نہیں کچھ، حور سے کم
لب نہیں کچھ، اس کے گوہر سے کم

تن تمن کے بجائے، آخر تن تنان بھی آسکتا ہے (ح) یہ بھی جائز ہے کہ ایک مصرعہ کے دونوں رکن قطع والے ہوں (تن تن تن) اور دوسرے کے طے والے (تن تنتن) جیسے

اس کے چہرہ پہ کب، ہے عرق
ہے وہ مہ، نو کے قریب اب شفق

۳) طے، قطع اور خبط والی: تن تنتن، تن تن تان

نالہ ہما، رہا ہے موزوں
سنگ کو بھی، کرتا ہے، خوں

نوٹ، آخری رکن میں خبط ہونے کی بجائے ذبح بھی ہو سکتا ہے، مثلاً

عشق کا دیوانہ ہے، دل
ابرو سے اس کے جاں بسمل

۴۔ تخفیف اور شکست والی: تن تن تمن، تن تن تمن، تمن تن

اے دل نہ جا، زلفوں میں اس صنم کی    ہر چین اس کی قید ہے ستم کی

# سہل

اس بحر میں مذکورہ ذیل تغیرات جاری ہوتے ہیں (۱) طے (۲) شکست۔ (۳) وقف (۴) خبط (۵) ذبح (۶) قطع۔ اس لئے کی مذکورہ ذیل صورتیں مستعمل ہیں۔

مثمن (۱) سالم: تن تن تمن، تن تن تانِ، تن تن تمن، تن تن تانِ

یہ بحر سالم مستعمل نہیں ہوتی۔

۲۔ طے اور شکست والی: تن تنتن، تن تمن، تن تنتن، تن تمن۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# خفیف

اس کا وزن تن تمن تن، تن تانِ تن، تن تمن تن ہے مستعمل صورتیں حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ تخفیف والی: تن تمن تن، تمن تنن، تمنن تن۔

یارِ مہرو، کو دیکھ کر، نہ رہا دِل
ہاتھ سے اس، کے آہ اب، نہ بچا دل

۲۔ تخفیف اور ترمیم والی: تن تمن تن، تمن تنن، تمنان

خاک میں بھی، مجھے قرار نہیں
کان سیما، ب ہے مزار نہیں

۳۔ تخفیف اور قطع والی: تن تنن تن، تمن تنن، تن تن

ذیل کے شعر کی پشت میں پہلے حذف ہوا۔ بعد ازاں قطع ہوا ہے اور آخر میں تخفیف و حذف ہوا ہے۔

بے زباں ہے، بدہ زباں، سوسن
اس چمن میں، کِسے مجالِ سُخن

۴۔ تخفیف اور حذف والی: تن تمن تن، تنن تنن، تمنن

جو کیا کا، رِ ناصوا، ب کیا
نام توبہ، کا بھی خرا، ب کیا

۵۔ تفریق اور ترمیم والی: تن تنن تن، تمن تنن، تن تان

ہائے وہ شو، خ بے وفا، بے مہر
نرگسیں چشم، و گل رخ و، مہ چہر

پشت، تخفیف و ترمیم والی ہو اور آخر، تفریق و ترمیم والا ہو یہ جائز ہے۔ مثلاً

رکھے خالق، سلامت آ، پ کی ذات
نہ کھلے گا تو میں، رہوں گا رات

www.urduchannel.in



# مشابہ

اس بحر میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں ۔ اصل وزن تَتَن تن تن، تانِ تن تن تَتَن تن تن، تانِ تن تن ہے ۔

۱۔ **خرابی**: تن تانِ (۲) **ضبط**: تَتَن تانِ (۳) **تسبیغ**: تَتَن تانْ یا تن تنانْ
۴۔ **حذف**: تَتَن تن یا تن تَتَن (۵)۔ **رقابت**: تَتَن تن تن کے آخری دونوں حرفوں میں رقابت ہے، یعنی نہ دونوں ایک ساتھ باقی رکھے جا سکتے ہیں، نہ دونوں ایک ساتھ گرائے جا سکتے ہیں، اس کے دوسرے رکن یعنی تانِ تن تن میں تخفیف اور ٹوٹ نہیں ہوتی کیونکہ تانِ تحرفی متحرک ہے، اس سلسلے میں مذکورہ ذیل صورتیں آتی ہیں ۔ سالم مستعمل نہیں، اردو میں اس کے آٹھ رکن ہوتے ہیں یعنی اصل ارکان پر تانِ تن تن اور بڑھاتے ہیں ۔

**مثمن**: خرابی والی: تن تانِ، تانِ تن تن، تُتَن تانِ، تانِ تُن تُتَن

شور جنوں ہمارا، آخر کو، رنگ لایا
جو دیکھنے کو آیا، ہاتھوں میں، سنگ لایا

۲۔ **خرابی، ضبط اور تسبیغ والی**: تن تانِ، تانِ تانِ، تَتَن تانِ، تانِ تانْ

تیرے ہی، دیکھنے کے، نہ آوے جو، کام چشم
تو زخم ہی کے پر ہے، کہ اس کا ہے، نام چشم

پھر اس میں تانِ تانِ کی بجائے تانِ تن اور تَتَن تانِ کی بجائے تن تانِ بھی آ سکتا ہے ۔ اور تانِ تانْ کی بجائے تانِ تُن بھی آ سکتا ہے ۔ خواہ پشت میں یا آخر میں، چنانچہ ذیل کے شعر میں پشت میں تانِ تن آیا ہے ۔

باغِ جہاں میں پھولتا پھلتا، سدا رہے ۔ نخلِ جناب رائے، بہادر فقیر چند

www.urduchannel.in



۳۔ ضبط اور ترمیم والی: تمن تانِ، تانِ تانۃ، تمن تانِ، تانِ تانۃ
جو اس میں ہے، کب ہے زہر، دلا دیکھ یار میں
نہ جا زلفِ، یار میں، نہ جا زلفِ، یار میں

۴۔ خرابی، ضبط اور حذف والی: تن تانِ، تانِ تانِ، تمن تانِ، تن تمن
ہے ظلم، اس کو یاد کیا ہم نے کیا کیا
کیا جبر، اختیار، کیا ہم نے کیا کیا

مسدس: (۱) خرابی اور ضبط والی: تن تانِ، تانِ تن تن، تمن تانِ
(۲) خرابی ضبط اور ترمیم والی: تن تانِ، تانِ تانۃ، تمن تانِ

## مشتق

اصل ارکان تن تن تانِ، تن تن تمن، تن تن تانِ، تن تن تمن ہیں۔ یہ بحر دراصل مسدس ہے لیکن اردو میں مثمن مستعمل ہوتی ہے۔ اور آخر میں تن تن تمن زیادہ کر دیتے ہیں، اس میں صرف تین تغیرات ہوتے ہیں۔ طے، ضبط اور قطع۔

۱۔ ضبط اور طے والی: تن تنانُ، تن تمن، تن تنانُ، تن تمن

## ثقیل

اس بحر میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں، اس کا اصل وزن، تُن تانِ تُن۔ تن تمن تن، تن تانِ تن، تن تمن تن ہے۔ اس میں طے نہیں ہوتا۔

۱۔ تخفیف، تمن تمن یا تمن تن (۲) ترمیم: تن تنانۃ (۳) حذف تمن (۴) قطع: تن تن (تن تمن تن میں حذف کے بعد قطع ہو کر تن تن رہ جاتا ہے، اردو والے اسے مثمن لاتے ہیں مگر بہت کم، اصل میں اس کے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



چھے رکن ہیں، اس میں مذکورہ ذیل صورتیں مستعمل ہیں ۔ سالم مستعمل نہیں

۱۔ **تخفیف والی**: تنن تنن، تنتنن تن، تنن تنن، تنتنن تن

ہے زخم دل، سے گل تر، کو آرزوئے طراوت
اور اپنے اشک سے ہے ابر، ایک جوئے طراوت

۲۔ **تخفیف اور ترمیم والی**: تنن تنن، تنتنن تن، تنن تنن، تناث

مری نظر، میں تو گم ہو، ز خلد سے، تو نہیں
نہ جاؤں گا، ترے کوچے، کو چھوڑ کر سوئے جنان

۳۔ تخفیف اور حذف والی: تُنُن تُنُن، تنُنُن تن، تُنُن تُنُن، تَنُن

چمن میں صبح جب اس جنگ جو کا نام لیا۔
صبا نے تیغ کا آب رواں سے کام لیا

۴۔ تخفیف، حذف / اور قطع والی: تُنُن تُنُن، تنُنُن تُنُن، تُنُن تُنُن، تُن

کبھو نہ ان، کو میں دیکھا، تلاش دنیا میں
کبھو نہ فکر و تردد، سے کوئی کام لیا

تن تن اور تنتنن ایک دوسرے کی جگہ آسکتے ہیں، ایک پشت ہو اور دوسرا آخر، یہ جائز ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا شعر میں ہے۔

## جدید

تن تنتن تن، تن تنتن تن، تن تن تنتن، یہ اِس کے اصلی ارکان ہیں۔

**تخفیف والی**: تنتنن تن، تنتنن تن، تنتن تنتن

تیرے قد سے، ہے صنوبر، بس اب خجل
تیری زلفوں، سے ہمیشہ، ہے شب خجل

یہ بحر حکیم بزرجمہر کی ایجاد ہے اس سے پیشتر والی تمام بحریں خلیل نے ایجاد کیں۔ اور یہ آخری تین بحریں اہل ایران کی ایجاد ہیں سوائے ایک کے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in


# قریب

یہ بحر مولانا یوسف عروضی کی ایجاد ہے، اس کے ارکان یہ ہیں۔
تمتن تن تن، تمتن تن تن، تن تمتن تن ۔ اس میں مندرجہ ذیل تغیرات جاری ہوتے ہیں۔

۱۔ ضبط: تمتن تانِ یا تن تنانِ
۲۔ حذف: تمتن تن یا تن تمتن
۳۔ خرابی: تن تانِ
۴۔ تسمیم: تن تنانْ
۵۔ یگاڑ: تن تن تن

سالم مستعمل نہیں ہوتی۔

۱۔ ضبط والی: تمتن تانِ، تمتن تانِ، تن تمتن تن
غبار آکے، نسرے دِل میں، پھر نہ نکلا

۲۔ ضبط اور حذف والی: تمتن تانِ، تمتن تانِ، تن تمتن

۳۔ خرابی، ضبط اور تسمیم والی: تن تانِ، تمتن تانِ، تن تنانْ
اس شوخ، سے پیدا ہو کیسے ربط
گستاخ ہیں ہم اور وہ، بدمزاج

۴۔ خرابی اور ضبط والی: تن تانِ، تمتن تانِ، تن تمتن تن،
کیوں کرتا ہے تو مجھ کو یار رسوا
پھر تجھ کو، ملے گا نہ، مجھ سا شیدا

۵۔ خرابی، ضبط اور حذف والی: تن تانِ، تمتن تانِ، تن تمتن
اے یار، چلو باغ، سیر کو
پر ساتھ نہ لے چلنا، غیر کو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



۶ بگاڑ اور خرابی والی : تن تن تن، تن تانِ، تن تنن تن

دکھ بھگتے، اس عشق، کی بدولت مدت تک، پائی نہ ہم نے راحت

۷۔ خرابی اور بگاڑ والی : تن تانِ، تن تن تن، تن تمتن تن

جانی چلو جلدی، اٹھ کھڑے ہو

من جاؤ، اتنی خفگی نہ کیجیے

## شبیہ

تن تنن تن، تمتن تن تن، تمتن تن تن تن

ضبط اور ترمیم والی : تن تنن تن، تمتن تانِ، تمتن تانِ

بارِ غم کو، اٹھانا ہی، پڑا آہ

داغِ ہجر کو کھانا ہی، پڑا آہ

دوسرے مصرعے کے پہلے رکن میں ضبط ہوا ہے۔ اہل فارس نے اسے مثمن بھی استعمال کیا ہے، جیسے ضبط و ترمیم والی۔

خیز و طرفِ، چمن گیر، با حریفِ، سمن روئے

گاہ سنبلِ تر چین، گاہ شاخِ سمن بوئے

## اوزانِ رباعی

رباعی کے اوزان سریلی لَے سے نکالے گئے ہیں جس کا وزن تمن تن تن آٹھ بار ہے، اس وزن میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں۔

۱۔ ضبط : لہٰذا تمن تن تن سے تمن تانِ ہو جاتا ہے،

۲۔ قبض : تمن تن تن سے تمن تمن

۳۔ کتر : تمن تن تن سے تن تن تن

۴۔ خرابی : تمن تن تن سے تن تانِ

Scanned by CamScanner

۵۔ تباہی: تمن تن تن سے تانْ

۶۔ ضرر: تمن تن تن سے تمن

۷۔ خلل: تمن تن تن سے تن تن

۸۔ بیونت: تمن تن تن سے تن تمن

۹۔ تراش: تمن تن تن سے تنانْ

تمن تن تن، سالم و متغیر شدہ کی مختلف ترتیب سے چوبیس صورتیں بن جاتی ہیں، بارہ کے اندر صدر و ابتدا کتر والے آتے ہیں یعنی تن تن تن تن اور بارہ میں خرابی والے یعنی تن تانِ جیسے

دنیا سے دنی کو فانی سمجھو
ہر چیز یہاں کی آنی جانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمرِ جاودانی سمجھو

## دیگر

آغوشِ لحد میں جب کہ سونا ہوگا
جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
تنہائی میں آہ کون ہووے گا انیس
ہم ہوویں گے اور قبر کا کونا ہوگا

## کتر والے اوزان

۱۔ تن تن تن، تن تمن، تمن تن تن، تن

۲۔ تن تن تن، تن تانِ، تمن تن تن، تن

۳۔ تن تن تن، تن تن تن، تن تن تن، تن

۴۔ تن تن تن، تن تمن، تمن تن تن، تانْ

۵۔ تن تن تن، تن تانِ، تمن تانِ، تانْ

۶۔ تن تن تن، تن تن تن، تن تن تن، تانْ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in



۷۔ تن تن تن، تن تنن، تنن تانِ، تنن

۸۔ تن تن تن، تن تانِ، تنن تانِ تنن

۹۔ تن تن تن، تن تن تن، تن تانِ، تنن

۱۰۔ تن تن تن، تن تنن، تنن تانِ، تنان

۱۱۔ تن تن تن، تن تانِ، تنن تانِ، تنان

۱۲۔ تن تن تن، تن تن تن، تن تانِ، تنان

## خرابی والے اوزان

۱۔ تن تانِ، تنن تنن، تنن تن تن، تن

۲۔ تن تانِ، تنن تن تن، تن تن تن، تن

۳۔ تن تانِ، تنن تانِ، تن تن تن، تن

۴۔ تن تانِ، تنن تنن، تنتنن تن تن، تان

۵۔ تن تانِ، تنتنن تن تن، تن تن تن، تان

۶۔ تن تانِ، تنتنن تانِ، تنتنن تن تن، تان

۷۔ تن تانِ، تنتنن تنن، تنن تانِ، تنن

۸۔ تن تانِ، تنن تن تن، تن تانِ، تنن

۹۔ تن تانِ، تنن تانِ، تنن تانِ، تنن

۱۰۔ تن تانِ، تنن تنن، تنن تانِ، تنان

۱۱۔ تن تانِ، تنن تن تن، تن تانِ، تنان

۱۲۔ تن تانِ، تنن تانِ، تنن تانِ، تنان

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# علمِ قافیہ

ردیف و قافیہ نفسِ شعر کے لیے ضروری نہیں ہیں، البتہ اس میں حسن پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر بعض علماء کا خیال ہے کہ قافیہ شعر کے لیے ضروری ہے۔

**ردیف:** وہ پورا لفظ جو ہر شعر کے آخر میں بعینہٖ مکرر آتا ہو اور معناً بھی ایک ہو۔ ردیف کہلاتا ہے۔ ردیف ایک لفظ اور ایک لفظ سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

**قافیہ:** وہ ہم شکل الفاظ جو ہر شعر کے آخر میں مکرر آئیں جیسے
جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں - آج غالب غزل سرا نہ ہوا
ادا اور سرا قافیہ ہیں۔ اور نہ ہوا ردیف۔ قافیہ ہمیشہ ردیف سے پہلے آتا ہے۔ بعض اشعار میں صرف قافیہ ہوتا ہے۔ ردیف نہیں ہوتی جیسے ؎ اے دلِ بیتاب وہ اُٹھی نقاب
آفتاب آمد دلیل آفتاب

قافیہ کا مختلف ہونا ضروری ہے۔ ورنہ قافیہ معیوب ہو جاتا ہے۔ یہ اختلاف کبھی لفظ و معنی دونوں کے اعتبار سے ہوتا ہے جیسے آہنگ ایک شعر میں بمعنی قصد اور دوسرے میں بمعنی ساز ہو اور کبھی صرف لفظ کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ جیسے سرد اور سرد کہ دونوں کے معنی ٹھنڈا ہیں۔

**حروفِ قافیہ:** حروفِ قافیہ پانچ ہیں۔ چار حرف روی سے پہلے ہوتے ہیں:

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



یہ اصلی حروف ہوتے ہیں اور ایک حرف روی کے بعد آتا ہے یہ زائد ہوتا ہے۔
اصلی سے یہ مراد ہے کہ وہ حروف کلمہ کا جزو ہوتے ہیں اور زائد کا یہ مطلب ہے
کہ وہ حرف کلمہ کا جزو نہیں ہوتا۔ اِن تمام حروف کا ایک جگہ یا ایک ساتھ آنا ضروری
نہیں۔ بلکہ بعض حروف تو ایک دوسرے کے ساتھ جمع بھی نہیں ہوتے۔ البتہ
حرفِ روی کا حرف قافیہ میں ہونا ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ روی، وہ اصلی حرف جس کا شعر کے آخر میں آنا ضروری ہے۔ مثلاً مرد کا قافیہ
سرو ہے۔ اِن میں حرفِ روی دال ہے۔ اور کلمہ کا جزو اصلی ہے۔ گاہے
ایسا ہو جاتا ہے کہ حرفِ روی، حرفِ زائد بھی بن جاتا ہے۔ اسے اصلی حرف
کے مقابلے پر آنے کی وجہ سے اصلی سمجھ لیا جاتا ہے۔ جیسے منش کا
قافیہ کنش۔ کنش میں شین مصدری حرفِ زائد ہے۔ مگر منش کے
مقابل آنے کی وجہ سے اسے اصلی سمجھ لیا گیا ہے۔

روی سے پہلے کے چار حرف یہ ہیں۔

۱۔ ردف) وہ الف جس کے پہلے زبر ہو۔ وہ یا جس کے پہلے زیر ہو اور
وہ واو جس کے پہلے پیش ہو۔ جیسے کار، دیر، دور۔

## ردفِ اصلی:۔

وہ ردف کہ اِس کے اور روی کے درمیان دوسرا حرف نہ ہو جیسے
مذکورہ بالا مثالوں میں ہے،

## ردفِ زائد:۔

حرفِ روی اور ردفِ اصلی کے درمیان کوئی حرف ساکن درمیان میں آجائے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in


جیسے دوست اور پوست - دونوں کلمات میں س، واؤ اور ت کے درمیان واقع ہے - لہٰذا "س" ردفِ زائد ہے -

ردف بھی روی کی طرح اصلی ہوتا ہے - لیکن اگر روی زائد ہو تو ردف بھی زائد ہو سکتا ہے - دین کا قافیہ زرین - زرین کا نون روی ہے اور یاء ردف اور دونوں زائد ہیں - کیونکہ زریں، زر سے ماخوذ ہے یاء اور نون نسبت کے لیے زیادہ کیے گئے ہیں، علامہ نصیر الدین طوسی ردفِ زائد کو روی مضاعف کہتے ہیں -

ردفِ زائد مندرجہ ذیل چھے حرفوں میں سے ہو سکتا ہے -

خ ر س ش ف ن

ردف کے واؤ اور یاء معروف بھی ہو سکتے ہیں اور مجہول بھی

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا

ہم تو قفس میں آن کے خاموش ہو رہے
اے ہم صفیر فائدہ ناحق کے شور کا

پہلے شعر میں واؤ معروف ہے اور دوسرے میں مجہول

رحم کے قابل ہے ظالم حال اس نخچیر کا
جلد چھوڑ اک ہاتھ کب ہنگام ہے اب دیر کا

پہلے مصرعے میں یاء معروف ہے اور دوسرے میں مجہول -

**۲- قید:-** ردف کے علاوہ جو بھی ساکن حرف روی سے پہلے ہو اور اس کے اور روی کے درمیان کوئی دوسرا حرف واقع نہ ہو جیسے مرد کا قافیہ سرد

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



یا طور کا جور (یہ واو ردف کا نہیں ہے کیونکہ اس سے پہلے زبر ہے)

مندرجہ ذیل بارہ حرف، قید ہوتے ہیں۔

ب ج ر ز س ش ف ن و غ ہ ی

۳۔ تاسیس: وہ الف کہ جس کے اور روی کے درمیان ایک حرف متحرک ہو۔ جیسے جاہل اور غافل کا الف۔

الفِ تاسیس قید اور ردیف کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

۴۔ دخیل: وہ متحرک حرف جو تاسیس اور روی کے درمیان ہوتا ہے۔ جیسے جاہل اور غافل کی ہاء اور فاد

تاسیس اور دخیل ہمیشہ ساتھ آتے ہیں۔

حرف بعدِ روی: وصل وہ حرفِ زائد جو روی سے متصل ہو جیسے خفتہ اور رفتہ کی ھاء

# حرکاتِ قافیہ

حرکاتِ قافیہ پانچ ہیں:۔

۱۔ سہارا: اگر حرفِ روی ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کی حرکت کو سہارا کہتے ہیں۔ جیسے تر اور تر کا زبر

یہ حرکت مختلف نہیں ہونی چاہیئے۔ بجز اس صورت کے کہ روی حرفِ وصل کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہو جائے جیسے مسافری اور قلندری۔ ان دونوں کی رلو در اصل ساکن تھی۔ یاء کے ملنے کی وجہ سے متحرک ہو گئی۔ لہٰذا فائے مسافری اور دالِ قلندری کی حرکت کا مختلف ہونا جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



۲- آسرا :- ردف اور قید سے پہلے حرف کی حرکت کو آسرا کہتے ہیں -
جیسے نور کا پیش، تار کا زبر اور نیر کا زیر
جو آسرا ردف کے ساتھ ہو وہ بدلنا نہیں چاہیے - یعنی اگر آسرا پیش ہے تو تمام قافیہ میں پیش ہی رہنا چاہیے اور اگر زبر ہے تو زبر، زیر ہے تو زیر، البتہ آسرا قید کے ساتھ ہو وہ حرفِ روی متحرک ہونے کی صورت میں بدل سکتا ہے - جیسے آہستہ کا قافیہ شکستہ، اس میں تاء حرفِ روی متحرک ہے اور سین قید ہے اس سے پہلے آہستہ میں زیر ہے - اور شکستہ میں پیش ہے - اور یہ جائز ہے -
۳- تکیہ :- الفِ تاسیس سے پہلے حرف کی حرکت کو تکیہ کہتے ہیں - جیسے کامل کی کاف کا زبر -
۴- ٹیک :- دخیل کی حرکت کا نام ٹیک ہے - جیسے جاہل اور کاہل کی ہاء کا زیر -
اگر حرفِ روی متحرک ہو تو ٹیک بدل سکتا ہے - جیسے شاطری کا قافیہ برابری، راء روی ہے - الفِ تاسیس اور ط، ب، دخیل ہیں، چونکہ یائے وصل کی وجہ سے روی متحرک ہو گئی ہے - اس لیے ط، ب، کی حرکت کا اختلاف جائز ہو گیا -
۵- ٹیکن :- اگر حرفِ وصل کی وجہ سے روی متحرک ہو جائے تو اس کی حرکت کا نام ٹیکن ہے - جیسے شاطری اور برابری میں راء کی حرکت

# اوصافِ روی

۱- روی مقید : اگر حرفِ روی ساکن ہو تو اس کو روی مقید کہتے ہیں -

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



جیسے سر اور پر کی راء

۲۔ روی مطلق، اگر حرفِ روی متحرک ہو تو اسے روی مطلق کہتے ہیں۔ جیسے خفتہ اور نہفتہ کی تاء۔

۳۔ روی مفرد، اگر حرفِ روی کے ساتھ، کوئی حرفِ قافیہ نہ ہو تو وہ روی مفرد کہلاتی ہے۔

۴۔ روی مرکب، اگر حرفِ روی کے ساتھ کوئی دوسرا حرفِ قافیہ بھی ہو تو اس کو روی مرکب، کہتے ہیں اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔

(ا) روی مقید با ردف، جیسے تار، کار

(ب) روی مقید با قید، ہست اور پست

(ج) روی مقید با تاسیس، جیسے قاتل اور ساحل

(د) روی مطلق با قید، جیسے ہستی اور مستی

(ہ) روی مطلق با تاسیس، جیسے کاہلی اور جاہلی۔

# عیوب قافیہ

(۱) **ملاوٹ:** روی ایک جگہ حرفِ اصلی ہو اور دوسری جگہ حرفِ زائد ہو تو قافیہ عیب دار ہو جاتا ہے۔ جیسے نالی کا قافیہ لالی۔ نالی میں یاء اصلی ہے اور لالی میں یاء زائد ہے۔ جیسے اس شعر میں۔

آپ کو کہتا ہے بیدل عشق میں بے تاب غیر
ہائے صد افسوس یہ رتبہ بھی پہنچا تا بغیر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

غیر ردیف ہے، تاب قافیہ ہے اور با حرفِ روی ہے، تاب میں
بائے اصلی ہے اور تابغیر میں زائد۔

۲۔ **افلاس**: سہارے کے اختلاف کا نام افلاس ہے جیسے مسافر کا قافیہ جوہر۔

۳۔ **اختلاف**: حرفِ روی کے مختلف ہو جانے کو اختلاف کہتے ہیں، اگر دونوں حرفِ روی بعید المخرج ہوں تو یہ سخت ترین عیب ہے جیسے کتاب کا قافیہ خیال یا دار کا قافیہ ناب۔ البتہ اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو چنداں عیب نہیں، جیسے شک کا قافیہ رگ اور آپ کا قافیہ تپ

۴۔ **فرق**: اگر ردف مختلف ہو جیسے کار کا قافیہ دور تو اسے فرق کہتے ہیں۔

۵۔ **دوری**: اگر قید مختلف ہو جیسے شعر کا قافیہ عمر یا بحر کا قافیہ شہر تو اس کو دوری کہتے ہیں۔ پہلی صورت سخت معیوب ہے دوسری صورت میں بوجہ قربِ مخرج کے عیب کچھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

۶۔ **نفاق**: اگر روی مقید ہونے کی صورت میں ٹھیک مختلف ہو جائے تو اسے نفاق کہتے ہیں، جیسے کامل کا قافیہ تغافل

۷۔ **افتراق**: اگر آسرا مختلف ہو جیسے نُور کا قافیہ طَور تو اسے افتراق کہتے ہیں۔

۸۔ **قافیہ شایگاں**: یعنی ایک قافیہ کو ایک شعر میں دو بار لایا جائے یا متواتر دو شعروں میں لایا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in


۱۔ خفی، یہ کہ تکرار واضح نہ ہو جیسے دانا کا قافیہ بینا اگرچہ آخری الف زائد مکرر ہے لیکن محسوس نہیں ہوتا۔

۲۔ جلی، یہ کہ تکرار نمایاں ہو جیسے دردمند کا قافیہ حاجت مند اور ستم گر کا قافیہ الم گر، دونوں مثالوں میں مند اور گر کا تکرار واضح ہے۔ یہ سخت ترین عیب ہے، البتہ چند شعروں کے فاصلے سے ایسا کرنا جائز ہے۔

۹۔ **توقف:** یعنی قافیہ باعتبار معنی کے اپنے مابعد پر موقوف ہو جیسے۔

رکھتا تو ہے ہر چند ستم گر تو پا
عاشق کے مزار پر جفا سے الّا
اتنا بھی سمجھ لے کہ دلِ سوختہ کا
وہ شعلہ بھڑکتا ہے کہ سوزاں ہے گیاہ

دوسرے مصرعے کے معنی تیسرے سے مل کر مکمل ہوتے ہیں۔

۱۰۔ **تبدیل:** قصیدہ یا غزل میں کسی جگہ قافیہ بدل دیا جائے۔ البتہ اگر دوسرا قصیدہ یا غزل کہنا چاہتا ہے تو جائز ہے۔

۱۱۔ **تصرّف** ایک لفظ کے دو ٹکڑے کر کے ایک جزو کو قافیہ اور دوسرے کو ردیف بنا دیا جاتا۔

وہ شوخ سیمتن مرے ملنے سے کیا ہو خوش
نے اشرفی ہے پاس مرے اور نہ روپیئے

اس سے پہلے اشعار میں پیئے ردیف ہے اور تو، لہو وغیرہ قافیے ہیں۔ مگر اس شعر میں روپیئے کی رو کو قافیہ اور پیئے کو ردیف بنا دیا ہے۔ جو دراصل ایک لفظ ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



# اقسامِ قافیہ

حرف متحرک وساکن کے اعتبار سے قافیہ کی چار قسمیں ہیں ۔

۱۔ مُجزمی : آخر میں دو ساکن پے در پے ہوں جیسے اسیر، امیر

۲۔ جزمی :۔ دونوں ساکنوں کے درمیان ایک حرفِ متحرک واقع ہو جیسے درہم، برہم ۔

۳۔ مُحرکی : دونوں ساکنوں کے درمیان دو متحرک حرف ہوں جیسے برگِ تر کا قافیہ فرقِ سر ۔

۴۔ تحرکی، دونوں ساکنوں کے درمیان تین متحرک حرف واقع ہوں جیسے روزِ ازل کا قافیہ اوجِ زحل

# ردیف

ردیف عموماً متحد المعنیٰ ہوتی ہے یعنی ہر شعر میں اس کے معنی ایک ہی ہوتے ہیں لیکن کہیں کہیں معنی مختلف بھی ہوسکتے ہیں۔ جیسے ۔

مریں ہم اور بجیں بزم یار میں قانون

یہ دیکھتے ہیں عجب اس دیار میں قانون

لفظوں میں ردیف مختلف نہیں ہوسکتی بجز اس کے کہ شاعر ردیف و قافیہ بدل کر دوسرا قصیدہ کہنا چاہیے ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



## ردیف اور قافیہ میں فرق:

قافیہ پورا کلمہ نہیں ہوتا، ردیف پورا کلمہ ہوتی ہے۔ قافیہ کا مختلف ہونا ضروری ہے۔ برخلاف اس کے ردیف کا متحد ہونا ضروری ہے۔

# ضمیمہ

## سرقاتِ شعری

کسی دوسرے شاعر کے شعر کو بعینہ یا لفظی لوٹ پھیر کے ساتھ اپنی جانب منسوب کرنا یا اس کے مخصوص مضمون اور ترتیب کو یا اس کے مخصوص استعارہ و تشبیہ کسے اپنے کلام میں قصداً موزوں کر کے اپنا ظاہر کرنا سرقہ کہلاتا ہے۔ وہ مضامین و استعارات و تشبیہات جو عام طور پر مستعمل ہیں، اس سے مستثنیٰ ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ شعراء کے کلام آپس میں ٹکرا جاتے ہیں۔ اگر اتفاقی طور پر ایسا ہو جائے تو وہ توارد کہلاتا ہے۔ یہ سرقہ نہیں ہے۔

**سرقہ کی قسمیں:** سرقہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) غیر ظاہر (۲) سرقۂ ظاہر، سرقۂ ظاہر کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ نسخ و انتساب، کسی شاعر کے شعر کو بعینہ یا صرف لفظی تغیر کے ساتھ اپنی طرف منسوب کر لینا، انتہائی معیوب ہے۔ جیسے

نہیں ہے آج جو وہ گل عذار پہلو میں   تڑپ رہا ہے دِل بے قرار پہلو میں

نہیں ہے آج جو وہ گل عذار پہلو میں   اچھل رہا ہے دل بے قرار پہلو میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in


۲۔ **مسخ :** کسی شاعر کے شعر کی ترتیب کو بدل کر اپنا بنانا، اگر یہ توڑ بدل پہلے شاعر کے شعر سے بہتر ہے تو قابلِ تحسین ہے۔

مرض ہجر مرا خاک ہوا اچھا تم سے
خود مسیحا ہوا جی اور ہیں بیمار آنکھیں (قمر)

آپ سے اپنا مداوا ابھی نہیں ہو سکتا
کیسے عیسیٰ ہو کہ جب دیکھو ہیں بیمار آنکھیں (جوہر)

"جب دیکھو" نے دوسرے شعر میں جان ڈال دی ہے۔

اگر ترتیب پہلے شاعر کی نسبت سے بہتر نہیں ہے۔ تو یہ داخل سرقہ ہے۔

اور اگر اس جیسی ترتیب ہے یعنی نہ تو پہلے شاعر کی ترتیب سے بہتر ہے نہ بدتر ہے تو یہ نہ مذموم ہے نہ محمود

۳۔ **تبدیل :** یہ کہ مضمون ایک جیسا ہو مگر الفاظ بدل دیے جائیں اگر دوسرا شعر پہلے سے بلند ہے تو لائقِ تحسین ہے، جیسے

شکل نظر نہیں پڑی، آیا نہیں پیام بھی
عمر ہوئی کہ ایک ہی حالت چشم و گوش ہے (ناسخ)

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال
مدت ہوئی کہ آشتیِ چشم و گوش ہے (غالب)

غالب نے شعر کو آسمان پر پہنچا دیا ہے۔

اگر دوسرا شعر پہلے سے اعلیٰ نہ ہو تو یہ مذموم ہے اور اگر دونوں برابر ہوں تو نہ محمود ہے نہ مذموم۔

**سرقہ غیر ظاہر :** اس کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ مفہوم ایک ہو مگر الفاظ اور معنی مختلف ہوں، جیسے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



گلشن دہر میں جوں خار ہے اب قدر مری
جس کے دامن سے لگوں وہ ہی چھڑاتا ہے مجھے

یوں کدورت مجھ سے ہے عالم کو مانندِ غبار
آسرا لوں جس کے دامن کا وہ دے دامن جھٹک

۲۔ پہلے شعر میں دعویٰ خاص ہو اور دوسرے میں عام، جیسے

گر صید گاہ میں باقی کوئی نہیں تو ظالم — گر صید ناتواں ہوں پر کر شکار مجھکو
شاہا ترے شکار کو عالم میں اب نہیں — باقی بغیر نرگس خوباں کوئی غزال

پہلے شعر میں صید گاہ کی تخصیص ہے اور دوسرے شعر میں سارے جہان کی تعمیم ہے۔

۳۔ کسی شعر کے مضمون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دینا، جیسے۔

رتبہ گل بازی کا دل کا کاش تو پاتا
ہاتھوں سے جو گرتا تو وہ آنکھوں سے لگاتا

مرے زخموں میں پر کر دو نمک اب کیا بچاؤ گے
گرے گا گر زمیں پہ یہ تو آنکھوں سے اٹھاؤ گے

آنکھوں سے اٹھانے کو، گل بازی سے نمک کی طرف منتقل کر دیا ہے۔

۴۔ دوسرے شعر کا مضمون پہلے شعر سے متضاد ہو۔

صندلی رنگ پہ میں مر ہی گیا — دردِ سر کیا کہ اب وہ سر ہی گیا
صندلی رنگ پہ کیا دیں جان ہم — کس کو ہے اس دردِ سر کا اب دماغ

پہلے شعر میں دردِ سر کا اقرار ہے اور دوسرے میں انکار

۵۔ کچھ ایسے اضافے کر دیے جائیں کہ شعر کا مضمون پہلے سے بہتر ہو جائے، جیسے

خوں بہا قاتلِ بے رحم سے مانگا کس نے — کہ فرشتے مجھے یاں داغ درم دیتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in



کہتی تھی ہائے برہاں کہ دبیرانِ قضا ! داغ دیتے ہیں اسے جس کو ورم دیتے ہیں
دوسرے شعر میں پہلی کا ذکر شاعر کے دعوے کا ثبوت ہے ۔ یہ خوبی پہلے شعر میں نہیں ہے ۔

سرقہ غیر ظاہر مذموم نہیں بلکہ اگر بعد والے شاعر نے کوئی عمدہ تصرف کیا ہے تو لائق تحسین ہے ۔

# اقتباس و تضمین

قرآنِ کریم کی آیت یا حدیث شریف یا کسی مشہور مقولہ و مثل کو اپنے کلام میں اس طرح سمولینا کہ اجنبی معلوم نہ ہو، اقتباس کہلاتا ہے ، جیسے

سچ ہے الحرب خدعۃ اے ذوق
آنکھ اس کی دغا سے لڑتی ہے

ذوق نے اس شعر میں حدیث کو خوبی کے ساتھ جزوِ کلام بنا دیا ہے ۔

دوسرے شاعر کے شعر یا مصرعہ کو اس کا کلام ظاہر کرکے اپنے کلام میں موزوں کر دینا تضمین ہے ، جیسے

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں ۔
میں کیا کہوں کہ کون ہوں سودا بقول درد
جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

# مکتبۂ معین الادب کی منتخب مطبوعات

| | |
|---|---|
| کلیات حسرت موہانی | حسرت موہانی |
| ناز و نیاز | حزیں کاشمیری |
| محبت | " |
| محمد رسول اللہ | ترجمہ عبد الصمد صارم |
| روح و روحانیات | " |
| قصص القرآن | " |
| باغ و بہار | میر امن دہلوی |
| المرشد الامین | " |
| تاریخ القرآن | عبد الصمد صارم |
| تاریخ الحدیث | " |
| تاریخ الفقہ | " |
| تاریخ التفسیر | " |
| گفتۂ رومی | مجید یزدانی |
| روضۃ الطالبین | ترجمہ عبد الصمد صارم |
| سائنس کے تجربات | علی ناصر زیدی |
| سائنس باتوں باتوں میں | " |
| کیرو کی پامسٹری | کیرو |
| ہاتھ کی باتیں | " |
| آپ کب پیدا ہوئے تھے | " |

ناشران

مکتبۂ معین الادب — اردو بازار — لاہور

Scanned by CamScanner